الصلوٰۃ معراج المؤمنین

الصلوٰۃ باہر الحسنات

۱۳۱۵ھ

در مطبع گلزار ابراہیم
طبع شد

اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِ

نام تاریخی

الصلوٰۃ باھر الحسنات

۱۳۱۵ھ

مولفہ سید فاروق علی بخاری نقوی وظیفہ خوار سرکار نظام حیدرآباد دکن

واسطے فائدہ ہر خاص و عام بھائی مسلمانوں کے۔

مطبع گلزار ابراہیم واقع بازار شیدی عنبر میں طبع کیا گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَاَہْلِ بَیْتِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ کے بعد ہیمدان ژولیدہ بیان بلید الذہن مرکز ہیچ دمحن سید فاروق علی بخاری نقوی حنفی خادم حضرت مولانا ومرشدنا حافظ سید عبد الصمد صاحب قبلہ کمال عجز وانکسار کے ساتھ عرض کرتا ہے کہ اللہ جلشانہ وعم نوالہ نے اپنی کتاب نعم الاکتساب مین فرمایا ہے۔ حافظوا علی الصلوات یعنی حفاظت کرو نمازون پر اور فرمایا وَاْمُرْ اَھْلَکَ بِالصَّلٰوۃِ وَاصْطَبِرْ عَلَیْھَا (اور حکم کرو اپنے گھر والون کو نماز کا اور صبر کرو اسپر) اور اوقات نماز اس آیہ شریفہ کے موافق مقرر ہوئے ہین۔ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِھَا وَمِنْ اٰنَآیِٔ الَّیْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّھَارِ لَعَلَّکَ تَرْضٰی (اور تسبیح کر ساتھ تعریف پروردگار اپنے کے پہلے نکلنے سورج کے اور قبل اوسکے ڈوبنے سے اور گھڑیون مین رات کی پس تسبیح کر کنارون سے دن کے شاید کہ تو راضی ہو) اور اہل تفاسیر نے قبل طلوع الشمس وقبل غروبہا سے صلواۃ فجر وعصر کو لیا ہے۔ ومن اناءَ الیل سے مغرب وعشا اور اطراف النہار سے نماز ظہر قرار دی ہے یہ پانچ وقت کی نماز امت محمدی پر فرض ہوئی اور فرض اوسکو کہتے ہین جو خداوند عالم نے حکم کیا ہے اوسکو بلا عذر وقت معین پر بجا لانا۔ اور فرض وواجب مین یہ فرق ہے کہ فرض حکم قطعی ہے اور واجب حکم ظنی سے ثابت ہوتا ہے اور سزا دونون کی ترک پر مقرر ہے اور فرایض مین مقدم نماز ہے بلکہ تمامی عبادات پر

نماز اقدم ہے کیونکہ فرمایا حق سبحانہ تعالیٰ نے - اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْہٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ
(تحقیق نماز باز رکھتی ہے بیحیائی اور نامعقول باتون سے) تفصیل مختصر اسکی اسطرح سمجھو کہ شیطان کو انسان
پر قادر ہوجانیکے لیے اصل مین تین وجوہ ہین - شہوت - غضب - ہوا - پس شہوت بہیمیہ ہے اور غضب
سبعیہ ہے اور ہوا شیطانیہ ہے - شہوت کیوجہ سے آدمی اپنے نفس پر ظلم کرتا ہے اور غضب کی وجہ سے
اپنے غیر پر ظلم کرتا ہے اور ہوا کیوجہ سے حضرت حق سبحانہ تعالےٰ کیطرف اوسکا ظلم پہونچتا ہے چنانچہ
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے - اَلظُّلْمُ ثَلَاثَۃٌ - یعنی ظلم تین ہین اونمین سے ایک
ظلم نہ بخشا جائیگا اور ایک ظلم نہ چھوڑا جائیگا اور ایک ظلم محتمل ہے کہ اوس سے درگذر ہوجائے
وہ ظلم جو نہ بخشا جائیگا شرک باللہ ہے اور جو ظلم نہ چھوڑا جائیگا حق تلفی عباد ہے اور وہ ظلم کہ
جسکی بخشش ممکن ومحتمل ہے وہ انسان کا اپنے نفس پر ظلم کرنا ہے پس شرک پیدا ہوتا ہے
ہوا سے اور اتلاف حقوق عباد پیدا ہوتا ہے غضب سے اور عصیان یعنی اپنے نفس پر ظلم کرنا
پیدا ہوتا ہے شہوت سے اب واضح ہو کہ اس آیہ کریمہ مین - فحشاء سے مراد آثار شہوت ہین
اور منکر سے مراد آثار غضب ہین اور بغی آثار ہوا ہین اسلیئے فرمایا اللہ جلشانہ نے کہ نماز ان تینون
امور سے روکتی ہے یہ وجہہ ہے نماز کے تمامی عبادات پر مقدم اور اقدم ہونیکی - اوامر اور نواہی
ارکان دین سے ہین انبیا علیہم السلام کو پروردگار نے اسیکے اجراکیواسطے دنیا مین بھیجا اگر کوئی
بے عذر اوسکو ترک کرے تو گنہگار ہوا اور حدیث شریف مین ہے کہ جو شخص عمداً نماز چھوڑ دے
وہ کافر ہے اور بعض علمانے تارک الصلوٰۃ کو قتل کرنیکا فتویٰ دیا ہے - اور فرمایا حقتعالےٰ نے
وَلْتَکُنْ مِّنْکُمْ اُمَّۃٌ یَّدْعُوْنَ اِلَی الْخَیْرِ وَیَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْہَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ
یعنی لازم ہے کہ تم مین ایک گروہ کا پیشہ ہو کہ لوگونکو خیر کیطرف بلائین اور اچھے کامونکا حکم دین
اور برے کامون سے روکین اور جہان برا کام اور بیجا حرکت ہوتی ہو وہان نہ بیٹھے اور جفاکار ان

سے نہ ملے حالانکہ اس زمانہ مین حکم الٰہی کے برعکس تمام معاملات نظر آتے ہین نیک کامون
سے بہاگتے ہین برے کامون کی طرف دوڑتے ہین صالح سے نفرت طالح سے رغبت کرتے ہین
نماز کے نام سے ڈرتے ہین مسجد ونکی شرک پر نہین نکلتے نمازیون سے نہین ملتے اوقات
نماز پر گہر دن سے نہین نکلتے انتہا یہ ہے کہ مسجدون مین فیصدی پانچ آدمی بہی نظر نہین آتے
اور جو شریک نماز ہوتے ہین وہ بہی غربا غربا کو کسقدر دین کیطرف میلان ہے اور امرا کو دنیا کی جانب
رجحان ہے بدیہی دیکہا جاتا ہے کہ عمائد صبح وشام کو بجائے غذا کے سوا کہاتے ہین اور سیر نہین ہوتے
سواری یا دبہاری پر چلے جاتے ہین اذان کی آواز سنتے ہین اور کچہہ خبر نہین ہوتے - اگلے
زمانہ کے لوگ صدائے اذان کو صدائے صور یوم النشور سمجہتے تہے اور خوف کے مارے جسم اونکے کانپ
اوٹہتے تہے اور رونے لگتے تہے اور فوراً ادائے نماز کیواسطے آمادہ وتیار اور یاد الٰہی مین بیقرار
ہوجاتے تہے اور اب تو سواری کی تیز رفتاری رکنا اور راکب کا نماز کے لئے اوترنا گیا - اَقِیمُو
الصَّلٰوۃَ - پر عمل کرنا کجا نشۂ تعیش مین ایسے سرشار کہ خدا کا نام لینا دشوار گاڑی سے اوترنا
ناگوار جسکو دیکہو - اَلدُّنْیَا جِیْفَۃٌ (دنیا ناپاک) کا طلبگار موذن کی صدائے اذان کو بے ہنگام
کہنا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ یعنے تحقیق انسان نقصان مین ہے) اسکا مطلب نہ سمجہنا اونکا
ادنیٰ کام ہے غرض کہ اہل مقدرت کو نفس نے اپنا مطیع کرلیا ہے اور غربا کو افلاس نے گہیر لیا ہے
اونکو عشرت سے فرصت نہین انکو معشیت سے فراغت نہین اہل ثروت کا کام ہوا کہانا رنگین
پانی پینا اور مفلسین کا کام بہیک مانگنا یہانتک ترقی پاگیا ہے کہ یہ دونون گروہ اپنی آفرینش
اسی کام کے انجام دینے کو سمجہتے ہین اور اسکا خیال نہین کہ سورہ مائدہ مین اللہ نے فرمایا ہے
یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ
عَمَلِ الشَّیْطَانِ یعنی اے ایمان والو بیشک شراب اور جوا اور فال ناپاک ہے اور کامون

سے ہے شیطان کے۔ یہی شراب اور قمار ایسی چیزین جس سے اخرین باہم عداوت ہو
جاتی ہے اور یہی روکتی ہین انسان کو اللہ کے ذکر و نماز سے پس اوس سے باز آؤ قران مجید
مین صاف ارشاد ہے۔ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ
اور تفسیر موضح القران مین ہے کہ جو چیز ایسی سڑائی جاے جو نشہ لاے وہ تہوڑی ہو یا بہت
حرام اور نجس ہے اور یکطرفہ شرط جائز ہے اور جو کہیل بغیر شرط کے ہو وہ قمار نہین مگر
فعل شیطانی ضرور ہے اور جو سڑائی نہ گئی ہو مگر نشی ہو وہ نجس نہین لیکن حرام ہے پس جو
لوگ منہیات کے عادی ہون وہ۔ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا پر کیونکر توجہ کرین اور احکام خدا
اور رسول کو کیسے مانین کیونکہ اجتماع ضدین محال ہے اس معاملہ مین جو غور کیا جاتا
ہے کہ اس زمانہ مین خلاف عادت آبا و اجداد و مسلمین متقدمین ہماری قوم مین یہ
اثر کہان سے آیا تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ انگریزی پڑہنے اور انگریزونکی صحبت سے کہ علوم
مذہبی کا پڑہنا پڑہانا بالکل بند ہو گیا عقائد کی بے خبری نے یہ وقت سیاہ دکہایا کہ نہ نماز
کی خبر نہ روزہ کا اثر اس زمانہ مین نہ مذہبی تعلیم ہوتی ہے نہ اہل مذہب سے صحبت رہتی ہے
پہر وہ اس آیہ کریمہ کے مطلب کو کیا سمجہین۔ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلٰوتِهِمْ سَاهُوْنَ
(پس واے ہے واسطے ان نمازیونکے جو اپنی نماز سے بے خبر ہین) لہذا مین
یہ مختصر رسالہ جسکا تاریخی نام۔ الصلوٰۃ باھر الحسناۃ۔ رکہا ہے سلیس اردو مین ۱۳۱۵ھ
تحریر کرتا ہون تاکہ عام فہم ہو اب سمجہو کہ انسان کو کسی چیز کی خوبی اور برائی اوسوقت
تک نہین معلوم ہوتی جب تک اوسکا تجربہ نکرے اور تجربہ جب ہوتا ہے جب اوسکام کو
کرے اور وہ کام کب ہوتا ہے جب اوسکی طلب ہو اور جسنے اوسکو طلب نکیا گویا سمجہہ ہے
کہ وہ طلب سے ماہر ہی نہ تہا اور ماہر نہونا اس سبب سے ہوتا ہے کہ غور نکیا اور جسمین غور

نکیا جائے اوسکا حسن قبح نہین معلوم ہوتا جیسے بعض چیزین جو طبیعت کے موافق ہین
اوسکو آدمی خود بخود پسند کرلیتا ہے مگر غور نکرنے سے اوسمین نیک و بد کی تفریق نہین
ہوتی جیسے قوت باصرہ کا خاصہ ہے کہ خوبصورتی اور سبزہ اور آب روان کو مرغوب کہتی
ہے اور رغبت کا کلیہ ہے استحصال ۔ عام اس سے کہ جائز طور پر ہو یا ناجائز طریق سے یہ
خلاف غور کے ہے کیونکہ اللہ جلشانہ نے سوا حواس خمسہ کے جنکے ظاہری لذائذ پر انسان جان
دیتا ہے ایک قوت دراکہ جسکو عقل اور روح بھی کہتے ہین نوع انسان کو عطا فرمائی ہے
جس سے انسان بمقابل اور حیوانات کے ممتاز ہے اور اوسکے مدرکات حواس خمسہ کے
مدرکات سے علیحدہ ہین اور اہل بصیرت اوسکی تکمیل ہین مصروف رہتے ہین اور تکمیل
روح کے اسباب یہ ہین کہ اون امور سے جن سے نقص پیدا ہوتا ہے اعراض کرکے
اون اسباب کا جویا رہے جس سے تکمیل قوت دراکہ کی ہوتی ہے (چنانچہ ہم کتاب مبشر الاخلاق
مین بہت تفصیل سے ان امور کو لکھ چکے ہین) اور وہ کیا ہے (پابندی اوامر و نواہی) جسکو
شارع نے ارشاد فرمایا اور جو شخص اس تکمیل کیطرف متوجہ ہوتا ہے اوسکو اہل بصیرت کہتے
ہین جسکی بسم اللہ نماز ہے اور نماز کی ابتدا سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ سے ہے جو سراپا عظمت اور برکت اور
بصیرت پر دال ہے چنانچہ حضرت سرور کائنات علیہ السلام والصلوٰۃ نے بصر کے مقابلہ مین
ارشاد فرمایا ہے کہ میری آنکھون مین روشنی نماز سے ہوتی ہے اور مراد روشنی سے تکمیل
روح ہے جو علائق دنیوی کے ترک کرنے سے حاصل ہوتی ہے ۔ اور نماز مین جسوقت تک
آدمی مشغول رہتا ہے تمام تعلقات دنیوی سے علیحدہ رہتا ہے اسلئے نماز باعث تکمیل روح
و روشنی چشم ہوئی پس جو شخص آدم صورت اور بہائم سیرت بیہودہ دل کی کیفیت اور غور
کے نتیجہ کو کیا جانے خواہ مخواہ ظاہری چیزون مین جو خوبی دیکھیگا اوسکی طرف مائل ہوگا

اور کہیگا کہ جو امور باطنی ہین جیسے نماز کے اسرار جنکے دیکھنے سے چشم سر مجبور ہے اوسپر ہم یقین کیونکر لائین اسکا جواب یہ ہے کہ نیکی او نیک نامی ایسی پراثر چیز ہے کہ بغیر دیکھے ہوے نیکو کار کے لوگ مشتاق ہوجاتے ہین اور زبان خیر سے اوسکو یاد کرتے ہین۔ اسیطرح خالق آسمان وزمین اور انبیاے مرسلین کو اس زمانہ کے لوگون نے نہین دیکھا مگر ان کے اخبار اقتدار اور فیوض پائدار نے جنکے کتب سماوی شاہد ہین جمہور انام کو مطیع ومنقاد کردیا پس جس شخص کو عقل ہوگی وہ باطنی جمال کا ضرور مقر ہوگا کیونکہ وجیہہ آدمی کو بوجہہ رنگ وروپ کے خوبصورت نہ کہینگے تاوقتیکہ وہ علم وسخاوت وغیرہ سے آراستہ نہو اور یہی سبب ہے کہ اہل اسلام ابوجہل اور یزید کو بوجہہ بداعمالی برا جانتے ہین اور اہلبیت اور صحابہ کو بسبب نیکوکاری کے دوست رکہتے ہین اور یہ تفریق غور کرنے سے ہوئی۔ اور یہ بہی یاد رکہنے کے قابل ہے کہ جب آدمی سختی دہوپ سے گہبراتا ہے تو درخت کے سایہ مین آتا ہے پہر درخت کو دوست نہ رکہنا بالکل کفران نعمت ہے اور وہ درخت بہی نماز ہے کیونکہ انسان جب کسی مصیبت مین مبتلا ہوجاتا ہے تب نماز پڑہتا ہے دعاے مخلصی مانگتا ہے تو نماز درخت اور دعا اوسکا سایہ ہے اب انسان کو چاہیے کہ زمین وآسمان اور حیوانات ونباتات وغیرہ مین ذرا غور کرے اور دیکہے کہ کل مخلوق اپنے اپنے نوع مین کسطرح نماز پڑہتے ہین یا تسبیح کرتے ہین

ہر گیاہے کہ از زمین روید	وحدہ لاشریک لہ گوید

نماز ہی وہ چیز ہے جس سے انسان صاحب کمال ہوتا ہے اسکی بدولت حق کا جمال دیکہتا ہے نماز کے آگے دنیا کے سب عمدہ اور مرغوب چیزین نمازی کی نظر مین ذلیل وخوار

ہو جاتی ہین نماز ہی اوسکے جمال مین مستغرق کرکے عاشق بنا دیتی ہے اور تمام علوم
اشرف حق تعالے کی معرفت ہے اور نماز پہلا زینہ اوسکی محبت اور اخلاص کا ہے اسی نماز
سے عیب و نقصان اور خباثت اخلاق معلوم ہوتے ہین نماز ہی انسان کو مقبول خدا
اور محبوب انبیا بناتی ہے نماز ہی بعد اسلام ہے بنیاد کلمہ و کلام ہے نماز ہی دین کی بنا ہے
عبادات کی پیشوا ہے جسنے پانچون وقت کی نماز وقت پر ادا کی اوسنے خدا و رسول کی
رضامندی حاصل کی خدا کی ضمانت مین رسول کی حمایت مین آیا اسلامی شکایت سے
بچا نار دوزخ اوسپر حرام ہوئی حاصل رفعت اسلام ہوئی اور قِیلَ اُدْخُلِ الْجَنَّۃَ کا مستحق
ہوا یعنے کہا گیا اوسکو کہ داخل ہو بہشت مین

حکم خالق کا لاو دل سے بجا — پنجگانہ کرو نماز ادا
قلب ہوتا ہے بس اسی سے صاف — مثل آئینہ روشن و شفاف
اس سے ہوتا ہے قرب حق حاصل — اس سے ہوتا ہے عارف کامل
مغفرت کی امید اس سے ہے — جلوہ حق کی دید اس سے ہے
اس سے پاؤ گے روضۂ رضوان — حور و غلمان پہ ہوگا حکم روان
جب کہ اوسمین یہ خوبیان ہین تمام — حیف ہے اوس سے جو رہو ناکام

بہر حال نماز کے فوائد اخروی - آیات قرآنی اور احادیث نبوی سے معلوم ہو چکے
اور دنیا مین جو فائدے اس سے مترتب ہوتے ہین وہ اظہر من الشمس ہین انسان ہمیشہ
اور ہر وقت نماز کے سبب سے خود طاہر رہتا ہے اور اپنا لباس بھی پاک و صاف رکھتا ہے

اور یہ دونون امر صحت کے سئے ضروری ہین۔ نماز مین جو ارکان قیام وقعود اور رکوع و سجود کے ہین اون سے سُستی اعضا کی رفع ہوتی ہے اعضا کے جوڑون مین قوت آتی ہے شکر نعماے الٰہی کے ادا کرنے کا موقع ملتا ہے گناہون سے آدمی بچا رہتا ہے اور حلم اور ذکر کی عادت ہوتی ہے قلب مین صفائی اتی ہے اسواسطے مسلمان کو چاہیے کہ کل عبادات کے مقابل مین نماز کو مقدم سجھے فرمایا ہے حضرت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ والہ نے کہ جب سجدہ کی آیت پڑھ کر آدمی سجدہ کرتا ہے تب شیطان روتا ہوا بھاگتا ہے اور کہتا ہے کہ خراب ہو یہ شخص یا خرابی ہو مجھکو کہ ادم کو سجدہ کرنیکا حکم ہوا اور مین نے نہ کیا اب اسکو جنت ملیگی اور مین سجدہ کا حکم نہ ماننے سے جہنم مین جاونگا۔ اور اسی مضمون کے موافق یہ آیہ شریفہ بھی ہے۔ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ۔ یعنی یاد کرو اوسوقت کو جب ہم نے کہا فرشتون سے سجدہ کرو آدم کو پھر سجدہ کیا انھون نے مگر ابلیس نہ مانا اور غرور کیا اور وہ ہوگیا کافرون مین سے۔ اور جابر روایت کرتے ہین کہ مین نے سنا رسول اللہ صلعم سے آپ فرماتے تھے کہ تارک الصلوٰۃ آدمی بیچ مین ہے شرک اور کفر کے پس اے مسلمانو تم خود غور کرکے انصاف کرو کہ جب ابلیس ایک حکم عدولی سے کافر ہو گیا تو واے برحال ہم لوگون کے کہ سوا انحراف کے تعمیل احکام کیطرف التفات ہی نہین پھر کیا حال ہوگا قیامت مین اونکا جو ایسی غفلت مین زندگی ضایع کرتے ہین۔ پہلی امم مین نماز پچاس اور چالیس وقت کی فرض تھی چنانچہ معراج مین ہمارے سرور عالم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کو بھی پچاس وقت کی نماز کا حکم ہوا اور آخر مناجات متواترہ کے بعد پانچ وقت کی نماز رہی اور خدا تعالےٰ نے اپنے حبیب صلوٰۃ اللہ علیہ کی خوشی کیواسطے ارشاد فرمایا۔ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا یعنی آپ کی

امت سے جو پانچ وقت کی نماز پڑہے اوسکو ثواب پچاس وقت کی نماز کا ہوگا۔ اے
برادران مسلمانان اس رحم اور عنایت خداوندی کو دیکھو اور وقت عزیز کو ہاتہ سے نجانے
دو اور شہوت پرستی مین مشغول نہو کیونکہ نماز اور ایمان دخول بہشت کیواسطے مشروط ہے
قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اَلصَّلوٰۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ یعنی نماز معراج ہے
مومنین کے لئے۔ مین اس لفظ معراج کی تہوڑی سی تشریح تفسیر کبیر سے کرتا ہون واضح
ہو کہ رسول خدا کی معراج دو قسم کی تہی ایک انتقال عالم شہادت سے عالم غیب کی طرف یہ تو
معراج جسمانی ہے اسکی خبر سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ مین ہے دوسری انتقال عالم
غیب سے طرف عالم غیب الغیب کے اسکی طرف اشارہ ہے آیہ کریمہ فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ
اَوْ اَدْنٰی مین۔ اور دو قسمین معراجکی یہ ہین۔ معراج جسمانی۔ معراج روحانی۔ اور نماز سے
مسلمان کو دونون قسم کی معراج حاصل ہوتی ہے اصلیت اوسکی یون ہے کہ جب رسول کریم
معراج سے واپس تشریف لانے لگے تب عرض کیا کہ خداوندا مین اپنی امت کے لئے کیا تحفہ لے
جاؤن ارشاد ہوا کہ نماز پس نماز جامع ہے معراج جسمانی اور معراج روحانی کی اب معلوم کرو کہ
معراج جسمانی حاصل ہوتی ہے افعال سے اور معراج روحانی اذکار سے پس اے ایمان والو
جسوقت ارادہ کرو نماز کا پاک کرو اپنے بدن کو اور طاہر کرو کپڑون کو کسواسطے کہ یہ مقام مقام قدس
ہے لَاَنَّکَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًی اور دیکھو اسوقت کون رفاقت کرتا ہے تمہارے
ساتہ کیونکہ تمہارے پاس فرشتے بہی موجود ہین اور شیاطین بہی حاضر ہین دین بہی موجود ہے
اور دنیا بہی تمہارے پیچھے لگی ہے عقل بہی ہے اور ہوا بہی ہے خیر بہی ہے اور شر بہی ہے
غرضکہ کل ان امور یعنی افکار دنیہ کو چھوڑ دو اور جو سب کو رفاقت مین لو اور اوٹھاؤ اپنے ہاتہو
اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہکر اور یہ ہاتہ اوٹھانا اشارہ ہے اسکیطرف کہ گویا رخصت کیا تم نے دنیا و آخرت

کو اور قطع کرلیا نظر کو ان دونون سے اور متوجہ ہوئے تم ساتھہ قلب اور روح اور عقل
اور فہم اور ذکر اور فکر کے اللہ کیطرف اور کہا اَللّٰهُ اَكْبَرُ یعنی وہ بڑا ہے کل موجودات سے
اور اعلی و اعظم اور اعز ہے کل معلومات سے اب کہو تم سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ
یعنی ساتھہ پاکی کے یاد کرتا ہون مین تجھکو۔ پس اسمقام مین متجلی ہوگا نور پروردگار کا واسطے
تمہارے۔ اور ترقی کی تم نے تسبیح سے طرف تحمید کے اور کہا وَتَبَارَكَ اسْمُكَ (اور
بہت خوبی والا ہے نام تیرا) پس اسمقام مین منکشف ہوگا تمکو نور ازلی اور نور ابدی کیونکہ
تبارک اشارہ ہے طرف نور دوامی کے جو منزہ ہے فنا اور عدم سے پھر کہو تم وَتَعَالٰى جَدُّكَ
(اور بہت بلند ہے مرتبہ تیرا) اور یہ اشارہ ہے اسکا کہ اوسکے صفات جلال اور نعوت
کمال غیر محصور ہین پھر کہو وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ (نہین کوئی لائق بندگی کے) اور یہ اشارہ ہے کہ
کل صفات جلال اور مہمات کمال اوسیکے واسطے ہین نہ اوسکے غیر کے لئے فَهُوَ الْكَامِلُ الَّذِيْ
لَا كَامِلَ اِلَّا هُوَ وَالْمُقَدَّسُ الَّذِيْ لَا مُقَدَّسَ اِلَّا هُوَ یعنی وہ کامل ہے نہین اوسکے
مقابلہ مین کوئی کامل اور وہ مقدس ہے نہین ہے اوسکے مقابلہ مین کوئی مقدس اور فی الحقیقۃ
لَا هُوَ اِلَّا هُوَ اور حقیقت مین اوسکے وجود کے مقابلہ مین کسیکو وجود نہین۔ پس یہ ثنا
یعنی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ معراج ہے ملائکہ مقربین کی اسیکیطرف اشارہ ہے آیت کریمہ وَنَحْنُ
نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ مین (یعنی ہم تسبیح کرتے ہین تیری حمد کی اور تقدیس کرتے
ہین تیری) اور معراج ہے رسول خدا کی کیونکہ آپ کی معراج شروع ہے سبحانک اللہم سے پس
گویا تم نے اسی نماز مین جمع کرلیا معراج ملائکہ مقربین اور معراج خاتم النبیین کو۔ مین کہتا ہون کہ
یہی وجہہ ہے کہ جس آیت مین حق تعالے نے معراج محمدی کا ذکر کیا ہے اوسکو اسی لفظ سبحان
سے شروع کیا ہے سُبْحَانَ الَّذِيْ اَسْرٰى اب کہو تم اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ

الرَّجِیْم یعنی پناہ مانگتا ہوں میں اللہ عزوجل سے شیطان مردود سے تاکہ نفس میں کبر اور عجب آنے
پائے اب سمجھو اس بات کو کہ نماز میں بڑی خوبی یہ ہے کہ سورہ فاتحہ اسمیں مقرر کی گئی ہے
عام اس سے کہ فرض ہو خواہ سنت یا نفل بغیر فاتحہ کے نماز تمام اور کامل نہیں ہوتی اسیوجہہ سے
سورہ فاتحہ کا دوسرا نام صلوٰۃ بہی ہے گویا سورہ فاتحہ کو نماز سے ایسی نسبت ہے جیسے روح کو
جسم کے ساتھہ جسطرح جسم بے روح کے بیکار ہے ایسی ہی نماز بے فاتحہ کے ناقص ہے اور تمامی
مراقب اللہ تعالےٰ نے فاتحہ میں درج کردے ہیں اسکو رسول خدا نے حکایت کے طور پر حق سبحانہٗ تعالےٰ
سے بیان کیا اللہ جلشانہٗ کا ارشاد ہوا قَسَمْتُ الصَّلٰوۃَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ عَبْدِیْ نِصْفَیْنِ
یعنی تقسیم کردیا ہم نے درمیان اپنے اور درمیان بندہ کے فاتحہ کو نصف نصف۔ اب جانو اس بات
کو کہ جنت کے اٹھہ دروازے ہیں پس ایک دروازہ تمہارے واسطے کہل چکا یعنی باب المعرفۃ اور دوسرا
کہلیگا نمازی کیواسطے جب کہیگا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم اور اسکے جواب میں فرمائیگا
اللہ تعالیٰ ذَکَرَنِیْ عَبْدِیْ یعنی ذکر کیا میرے بندہ نے میرا کہل گیا دوسرا دروازہ اسکا نام
باب الذکر اور تیسرا دروازہ باب الشکر ہے وَاِذَا قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اور جسوقت کہا
بندہ نے اس کلمہ کو یَقُوْلُ اللّٰہُ حَمِدَنِیْ فرماتا ہے اللہ حمد کی میری میرے بندہ نے پس کہل جاتا ہے
باب الشکر اور چوتہا دروازہ باب الرجا ہے وَاِذَا قَالَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم یَقُوْلُ اللّٰہُ عَظَّمَنِیْ عَبْدِیْ
فرماتا ہے اللہ تعالےٰ عظمت کی میری میرے بندہ نے پس کہل جاتا ہے باب مذکور۔ اور پانچواں دروازہ
باب الخوف ہے اور وہ مفتوح ہوگا مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ سے اور جب کہا بندہ نے مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْن
یَقُوْلُ اللّٰہُ مَجَّدَنِیْ فرماتا ہے اللہ بڑائی کی میری بندہ میرے نے پس کہل جاتا ہے باب الخوف
اور چھٹا دروازہ باب الاخلاص ہے وہ اخلاص جو پیدا ہوتا ہے عبودیت اور ربوبیت کی شناخت سے
وہ کہل جاتا ہے اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ سے اور جب نمازی یہ الفاظ ادا کرتا ہے

يَقُوْلُ اللّٰهُ هٰذَا بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ یعنی میرے اور میرے بندہ کے درمیان مین ہین اور بعض
روایات مین ہے یَقُوْلُ اللّٰهُ عَبَدَنِیْ وَتَوَکَّلَ عَلَی اللّٰهِ یعنی عبادت کی میرے بندہ نے اور
توکل کیا میرے اوپر۔ ساتوان دروازہ باب الدعا و التضرع وہ کھلتا ہے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ
سے اور جب نمازی کہتا ہے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ فرماتا ہے اللہ تعالے یہ میرے بندہ کیواسطے
پس وہ بھی دروازہ کھلجاتا ہے۔ اور اٹھوان دروازہ باب الاقتدا بالارواح الطیبہ الطاہرہ ہے
اور وہ کھلتا ہے صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ سے
پس جسوقت پڑہی نمازی نے یہ سورت اور واقف ہوا وہ اوسکے اسرار پر کہلجاینگے اوسکیواسطے
اٹھون دروازے جنت کے اور یہی مراد ہے اس آیت مین جَنّٰتُ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ
پس معارف ربانیہ کی جھتین ان روحانی کنجیون سے کھلتی ہین پس حاصل ہوئی نمازی کو معراج
روحانی۔ اور معراج جسمانی یہ ہے کہ کھڑا ہو نمازی نماز مین سامنے خداے تعالے کے مثل کھڑے ہونے
اصحاب کہف کے جیسے فرمایا حق تعالے نے اِذْ قَامُوْا فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ یعنی کھڑے ہو
اصحاب کہف پس کہا انہون نے اے پروردگار ہمارے پروردگار اسمانون کے بلکہ کھڑا ہو مثل
کھڑے ہونے اہل محشر کے جیسا کہ فرمایا ہے يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ یعنی وہ دن کہ
کھڑے ہونگے آدمی سامنے پروردگار عالم کے پھر پڑہے سبحانک اللھم بعد اوسکے الحمد بعد اوسکے
کچھ آیات قرانی پھر جھکادے اپنے آپ کو رکوع مین اور کہے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ پھر کھڑا ہو
اور کہے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ پھر گر پڑے غایت خشوع کے ساتھ سجدہ اولی مین اور کہے
سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى پھر اوٹھاے سر اور ادا کرے دوسرا سجدہ پس جسوقت ادا کرلیا دوسرے سجدہ کو
حاصل ہوئی نمازی کو نجات تین قسم کی طاعتون یعنی رکوع اور دونون سجدون سے تین مہلک
گہاٹیون سے نجات ملی اول رکوع سے نجات پائی شہوت کی گہاٹی سے دوم سجدہ اول کے ساتھ

نجات ہوئی غضب سے جو افسردہ سارے موذیات کا سوم سجدہ ثانیہ کے سبب سے نجات ملی ہوئی کی
گھاٹی سے جو بولائی ہے سب ہلاک کرنے والی چیزون اور تمام گمراہ کرنے والے اسباب کیطرف ۔
پھر عرض کرے نمازی اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالطَّیِّبَاتُ پس ادا کی تحیۃ پروردگار کی
اسطرح کہ التحیات زبان سے اور الصلوٰۃ ارکان کے ساتھہ اور الطیبات جنان یعنی دل کے ساتھہ
پھر اوسمقام پر نمازی کی روح کا نور چڑھتا ہے اور اوترتا ہے نور روح محمدی کا یہان تک کہ آپس مین ملاقات
ہوتی ہے دونون انوار روحی مین پس حاصل ہوتا ہے اس مقام پر راحت اور راحۃ اور ریحان
جیسا کہ فرمایا ہے فَرَوْحٌ وَرَیْحَانٌ وَجَنَّۃُ نَعِیْمٍ پس چاہیے نمازی کو کہ اسمقام پر تحیۃ محمدی
ادا کرے اور کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اس موقع پر مولف رسالہ
کہتا ہے کہ مین نے کتاب صراط مستقیم مین ایک جملہ دیکھا ہے جسکے یہ معنی ہین کہ نماز مین تصور کرنا
رسول خدا کا بدتر ہے گدہی کے تصور سے افسوس ایسے ذی علم پر کہ اوسنے نماز مین التحیات کا
خیال تک نکیا اور نہ دیکھا کہ امام فخر الدین نے کیا تفسیر کی ہے التحیات کی اور کیا تشریح کی ہے
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ کی کہ نماز مین تصور آنا رسول اللہ کا درکنار عین نماز مین نمازی کی روح
اور روح محمدی سے ملاقات ہوتی ہے ۔ پس فرماتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نمازی کے
سلام کے جواب مین اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اور جب نمازی سے کہا گیا
کہ یہ مرتبہ تونے کسوجہہ اور کس وسیلہ سے پایا تب وہ کہتا ہے اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ سے پھر کہا جاتا ہے نمازی سے محمد صلی اللہ علیہ و الہ وسلم نے
تجھکو ہدایت کی ہے تونے اونکے دربار گہر بار مین کیا ہدیہ بھیجا وہ کہتا ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ پھر کہا جاتا نمازی سے کہ ابراہیم علیہ السلام نے رسول خدا کے پیدا ہونیکی دعا
کی تھی جیسا کہ فرمایا حق سبحانہ تعالے نے رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْھِمْ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ تونے اسکے عوض

مین ابراہیم علیہ السلام کو کیا ہدیہ دیا نمازی کہتا ہے کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاہِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاہِیْمَ پھر نمازی سے کہا جاتا ہے کہ یہ درجات اور برکات ابراہیم علیہ السلام کیطرف سے تجھکو ملی باحضور صلعم کی بارگاہ سے یا پروردگار حمید کی درگاہ سے وہ کہتا ہے اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ یعنی حقتعالٰی کے دربار سے پس جب عبد اسطرح سے حق سبحانہ تعالٰے کا ذکر کرتا ہے تو اللہ تعالٰے اوسکا ذکر ملائکہ کی جماعت مین کرتا ہے جیساکہ فرمایا حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حکایت کے طور پر خدا تعالٰے سے اِذَا ذَکَرَنِیْ عَبْدِیْ فِیْ مَلَاءٍ ذَکَرْتُهٗ فِیْ مَلَاءٍ خَیْرٍ مِّنْ مَلَائِهٖ پس فرشتے نمازی کا ذکر حق تعالی سے سنکر نمازی کی زیارت کے مشتاق ہوتے ہین پس فرماتا ہے حق تعالی کہ اے نمازی ملائکہ تیرے ملاقات کو مشتاق ہوکر تیرے پاس آے ہین تو اونکو راست وچپ سلام کر پس نمازی کہتا ہے اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ یہ ہے معراج جسمانی اب حاصل ہوگئی نمازی کو معراج روحانی اور معراج جسمانی جیساکہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اَلصَّلٰوةُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ پس جو لوگ احکام خدا اور رسول کی اطاعت کرتے ہین وہی مستحق ہین مَنْ سَلَكَ عَلٰی طَرِیْقِہٖ فَھُوَ اٰلِہٖ یعنی رسول اللہ فرماتے ہین کہ جو میری راہ پر چلا پس ہے وہ ال میری سے اور یہان آل سے مراد امت ہے اور حدیث مین آیا ہے لَیْسَ الْفَرْقُ بَیْنَ الْاِسْلَامِ وَالْکُفْرِ اِلَّا الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ عَمَدًا فَقَدْ کَفَرَ یعنی نہین ہے فرق درمیان اسلام وکفر کے مگر نماز پس جسنے نماز عمداً اور بے عذر چھوڑی وہ کافر ہوا اب اہل اسلام ذرا چشم غائر سے ملاحظ فرماین کہ نماز کیا چیز ہے اور اوسکا کیا مرتبہ ہے اور اسکا ترک کرنا کیا حکم رکھتا ہے۔ اور حق تعالی مسلمانون کی صفت مین فرماتا ہے قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ صَلٰوتِھِمْ خَاشِعُوْنَ الخ یعنی بیشک نجات پائی مسلمانون نے ایسے مسلمان کہ نماز مین خشوع یعنی عجز وفروتنی اور خوف کرنے والے ہین۔ اور نماز کو مثل وہم وخیال کے نہ سمجھنا چاہیے جیسے صیاد کا دام کہ شکار پھنسے یا نہ پھنسے

اور جو پہنسے بہی تو نہین معلوم کہ کنجشک یعنی چڑیا یا شہباز یہ صیاد کی تقدیر ہے مگر نماز مثل دام صیاد
کے نہین جسکی منفعت مشتبہ ہو بیہ تو علانیہ تجارت اور زراعت کا حکم رکہتی ہے جسکی مثال یہ ہے
کہ مرغ اور مرغی کا جوڑ جب ملایا جائیگا تو خواہ مخواہ انڈے بچے ہونگے نسل مین ترقی ہوگی اور
ایک دانہ غلہ کی کاشت سے سو دانے پیدا ہونگے ہان اگر کوئی آفت ارضی وسماوی اونکو پہونچے
تو امر غیر ہے مگر نماز ایسے نقصانات سے جسکی مثال دی گئی محفوظ ہے اور جو شخص نماز کو چہوڑ کر کسی دوسرے
طریقہ سے معرفت کو تلاش کرے وہ اپنے ارادہ مین ناکام رہیگا کیونکہ تفسیر کبیر مین جسکی ہم تشریح
کر چکے ہین یون ہی لکہا ہے کہ اَلصَّلوٰۃُ مِعْرَاجُ الْعَارِفِیْنَ یعنی نماز معراج ہے نمازیون کی
پس معرفت بے نماز کے حاصل نہین ہوسکتی اور جو شخص یہ سمجہے کہ بغیر نماز کے سعادت آخرت
ملجائیگی وہ غلطی پر ہے اور جسکی رغبت صحیح نماز کیطرف نہین ہے وہ آخرت مین مبتلائے رنج ومصیبت
ہوگا کیونکہ وہ عالم ارواح اور عالم جمال الہ ہے وہان دنیا کی خواہشون مین سے جسکو انسان جان سے
عزیز رکہتا ہے کوئی چیز نہوگی پس سعید وہی شخص ہے جو نماز مین تساہل اور تکاہل نکرے حق تعالے
فرماتا ہے اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا یعنی تحقیق مراد کو پہنچا جسنے پاک کیا اوسکو۔ اس سے مراد پرہیزگاری
ہے وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا اور تحقیق نامراد ہوا وہ جسنے گاڑ دیا اوسکو) یعنی جسنے عفت چہوڑ دی
اور پرہیزگاری کی ابتدا نماز ہے اسکے جاننے والے ارباب بصیرت ہی ہین جنکی تقلید سے عوام
فیضیاب ہوتے ہین حضرت سری سقطی قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ جو شخص نماز کو دوست
رکہیگا اللہ تعالے اوسکو دارین مین عزیز رکہیگا کیونکہ نماز ذریعہ مغفرت ہے اور بعض بزرگان نے
کہا ہے کہ نماز قرب خدا کا سبب ہے اور اوسکی شناخت یہ ہے کہ اوسپر نماز کا پڑہنا گران نہین ہوتا
اور اوسمین حیلہ وحوالہ نہین کرتا۔ جب نماز سے انسان کو محبت ہوجاتی ہے تو اوسکے آگے دوسرے
لذت دنیوی بہلی نہین معلوم ہوتی اور نہ نماز دشوار معلوم ہوتی ہے۔ حضرت داود علیہ السلام

حق تعالی نے فرمایا کہ اے داؤد باشندگان زمین کو خبر دے کہ مین اوسکا دوست ہون
جو میرا ذکر کرے اور اوسکا فرمان بردار ہون جو میری فرمان برداری کرے۔ پس ذکر اور فرمان
برداری عین نماز ہے اور اوس سے غافل ہونا گویا حق تعالی کو ناخوش کرنا ہے۔ بعض لوگون نے
حضرت موسی علیہ السلام سے درخواست کی کہ آپ حق تعالی سے پوچھئے کہ تیری رضامندی
کس بات مین ہے حکم ہوا کہ میرے حکم پر راضی رہو مین تم سے راضی رہونگا۔ اب سمجھو کہ نماز حکم الہی
ہے پھر نماز نہ پڑہنا حکم عدولی نہین تو کیا ہے۔ اور حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا
اَلصَّلٰوۃُ اِفْرَاطُ الْبَرَکَاۃِ یعنی نماز بڑہانے والی نیک بختیونکی ہے۔ اور صحیح مسلم مین ہے کہ عمارہ نے
روایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے لَنْ یَّلِجَ النَّارَ اَحَدٌ صَلّٰی
قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا یَعْنِیْ الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ یعنی نہ داخل ہوگا وہ شخص کبھی
دوزخ مین جسنے نماز ادا کی قبل طلوع اور قبل غروب آفتاب کے یعنی فجر اور عصر کی۔ اور قرآن مجید
مین بہی اسکی تاکید ہے فرمایا حق تعالی نے حَافِظُوْا عَلَی الصَّلٰوۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی
یعنی محافظت کرو اوپر سب نمازون کے اور نماز بیچ والی کی اور صلوۃ وسط سے مقصد بعض نے نماز عصر کو
قرار دیا ہے اور آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ نماز جنت کی کنجی ہے اور حق تعالی بعد توحید کے نماز کو
محبوب رکھتا ہے کیونکہ کل ملائکہ کی عبادت یہی نماز قیام وقعود قرات وسجود اور رکوع ہے اور قیامت
کے دن جو پہلے سوال کیا جائیگا وہ نماز ہے۔

روز محشر کہ جان گداز بود	اولین پرسش نماز بود
پس مکن در نماز ہا تاخیر	تا در آن روز باشدت توقیر

افسوس ہے کہ جو حضرات نماز نہین پڑہتے وہ نہین سمجھتے کہ اللہ تعالی کی اپنے بندون پر کیسی
مہربانی ہے کہ ایک فریضہ نماز کو تمام فرائض پر فضیلت دیکر ہمکو نار جہنم سے نجات دیتا ہے اور نہین

سمجھتے کہ ہم اس ہستی کے قبل کیا تھے اللہ تعالی فرماتا ہے ھَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّھْرِ لَمْ یَکُنْ شَیْئًا مَّذْکُوْرًا اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَۃٍ اَمْشَاجٍ نَّبْتَلِیْہِ فَجَعَلْنٰہُ سَمِیْعًا بَصِیْرًا یعنی کبھی ہوا ہے آدمی پر ایکوقت زمانہ ہین جو نہ تہا وہ کوئی چیز جو ذکر کیا جاتا ہم نے بنایا آدمی کو ایک قطرہ پانی سے پلٹتے رہے ہے اوسکو پہر کر دیا اوسکو دیکھتا سنتا اور پہر سر - ہاتھہ پاؤن - آنکھہ - ناک - زبان - ہڈی - گوشت - چمڑا - وغیرہ عنایت فرما کر اعضا کو قوت نشو نما عطا کی اور ہمو ہین عقل اور سمجھہ دی تا کہ انسان حق تعالی کو سمجھے مقتضا مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ یعنی جسنے پہچانا اپنی نفس کو اوسنے بیشک پہچانا اپنے رب کو - اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مَا ھَلَکَ امْرُءٌ عَرَفَ قَدْرَہٗ یعنی نہین برباد ہوگا وہ شخص جسنے اپنی حقیقت پہچانی - ہر چند کہ بادی النظر مین انسان اس مرتبہ کی خوبی کو نہین سمجھہ سکتا کیونکہ وہ وحدہ لاشریک لہ ہے اور لطیف تر نہ جسم ہے نہ ہاتھہ نہ پاؤن پہر اپنے نفس کو پہچان کر انسان اوسکو کیونکر پہچان سکتا ہے اب معلوم کرو کہ یہ وجہہ اوسکی تقدیس یعنی پاکیزگی کی ہے کہ وہ وہم اور خیال مین نہین آتا اور اپنے تقدس کیوجہہ سے ہر حال اور ہر جگہہ اور ہر چیز پر متصرف ہے اسیطرح انسان بہی اوسکی تقدیس کا نمونہ ہے یعنی اللہ جلشانہ کو مثالاً اور اپنی سمجھہ کے لئے بلا تشبیہہ آفتاب تصور کرو تو دہوپ انسان ہے اگر اوسکو مثل شعلہ جوالہ کے خیال کرو تو انسان اوسکا دہوان ہے سوائے اسکے خود حق تعالی نے فرمایا ہے اِنِّیْ خَالِقٌ بَشَرًا مِّنْ طِیْنٍ فَاِذَا سَوَّیْتُہٗ وَنَفَخْتُ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِیْ یعنی بیشک مین پیدا کرنے والا ہون بشر کا مٹی سے پہر تیار کیا مین نے اوسے اور پہونکی اوسمین روح اپنی روح سے پس انسان مین روح ایسی عمدہ شئے ہے جو خداوند عالم کے اسرار سے ہے اور روح جسکو دل وجان وہستی بہی کہتے ہین وہ بہی وہم وخیال سے پاک ومنزہ ہے کیونکہ نہ اوسمین مقدار ہے نہ کیفیت (جو چیز تولی یا ناپی یا گنی نہ جائے) وہ کمیت سے پاک ہے اور تقسیم ہونے کے لائق بہی

نہین اور جب روح رنگ اور مقدار سے پاک ہے تو اوسکا بہی وہم وخیال مین آنا محال ہوا کیونکہ خیال مین وہی چیز آتی ہے جسکو آنکہ دیکہہ سکتی ہے اور رنگ واشکال کے سوا نظر او رخیال مین کچہہ نہین آتا جیسے - درد - غصہ - مزہ - وغیرہ انسان مین موجود ہے مگر بوجہ نہونے صورت اور رنگ کے کچہہ بیان نہین کرسکتا - اسیطرح صدا اور بو کی تشریح مین عجز ہے کیونکہ چون وچگون خیال سے تعلق رکہتا ہے اور بصر سے حاصل ہوتا ہے تو خیال محتاج ہوا بصر کا اور جو چیز سمع یعنی کان سے متعلق ہے اوسمین آنکہہ کی شرکت نہین پہر چگونگی آواز کی کیا بیان ہوسکے اسیطرح ذات حضرت احدیت کو وہم وخیال سے منزہ سمجہو اور معلوم کرو کہ روح دو قسم کی ہے ایک روح حیوانی کا دوسری روح انسانی۔ روح حیوانی کا چشمہ دل ہے اور وہ روح حیوانی کے اخلاط باطن کا بخار لطیف ہے جو رگون کے ذریعہ سے نکلکر اعضا ربدن اور دماغ مین پہونچتا ہے اوسی سے حس وحرکت کو قوت ہوتی ہے بصر اور سمع کو مدد ملتی ہے اور جب اوسمین اعتدال نہین رہتا تب اون قوتون مین انحطاط ہوجاتا جیسے آئینہ جب زنگ آلود ہوجاتا ہے تو اوسمین صور ظاہری کا عکس نہین پڑتا - اور روح انسانی روح حیوانی کے جنس سے نہین کیونکہ وہ مثل روح حیوانی کے نہین اور نہ قسمت پذیر ہے اور اوسمین معرفت حق تعالےٰ کی بہری ہے تو بروے قاعدہ معلوم ہوا کہ معرفت الہی جو قسمت پذیر نہین وہ جسم کثیف اور قسمت پذیر مین نہین آسکتی بلکہ اوس چیز مین آتی ہے جو ہمجنس ہو اور ہمجنس روح انسانی ہے - اسکی مثال یون سمجہو کہ پہلے جسم انسان مین تین۳ چیزین فرض کرو - بتی - لو - روشنی بتی قالب انسان ہے اور چراغ کی لو روح حیوانی اور اوسکی روشنی روح انسانی ہے گویا روح انسانی بمقابل روح حیوانی کے لطیف ہے اور جب تک روح حیوانی کے چراغ سے روشنی اعضا مین پہنچتی رہتی ہے بدن مطیع رہتا ہے اور جب روح حیوانی کا مزاج زائل ہوجاتا ہے جسم اطاعت نہین کرتا اسیکا نام موت ہے - اور بدن کی ترکیب اور اعضا کی خوبی ومنفعت دریافت کرنا علم تشریح

کے متعلق ہے اور وہ بڑا علم ہے مگر اسکی طرف ہم لوگونکو چندان التفات نہین اور جو کسیکو
اوسکی جانب توجہ ہوئی بہی تو محض بنظر فائدہ دنیا کہ طبابت کو ذریعہ جلب منفعت قرار دین اور
اس سے اور ادراک حقیقت اعضا اور ترتیبات سے کچھ علاقہ نہین۔ اور روح انسانی روح حیوانی کے
تابع نہین نہ روح حیوانی کے فنا ہونے سے روح انسانی زائل ہوتی ہے بلکہ روح حیوانی روح انسانی
کا ایک مرکب ہے اور مرکب کی فنا سے راکب کی فنا لازم نہین آتی کیونکہ روح انسانی عالم علوی سے ہے
اور اوسکا اس عالم سفلی مین آنا مسافرانہ طور پر اسواسطے ہے کہ ہدایت الہی سے کچھ سرمایہ عالم آخرت کا
جمع کرے جسطرح حق تعالے نے فرمایا قُلْنَا اهْبِطُوا مِنْهَا جَمِيعًا فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُم مِّنِّي هُدًى فَمَن
تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ یعنی ہم نے کہا کہ تم سب اوتر جاؤ یہان سے
تا کہ تمکو میجیے ہدایت پہونچے تو جسنے میری ہدایت کی پیروی کی پہر اون پر کچھ خوف ہے اور نہ وہ
غمگین ہونگے اور سرمایہ آخرت مین سب سے عمدہ نماز ہے إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ
وَالْمُنكَرِ (بیشک نماز روکتی ہے بیحیائی سے اور بری بات سے چنانچہ ہم اس آیت کی تشریح شروع
رسالہ مین کر چکے ہین۔

	ایک فضیلت نماز رکہتی ہے		ہر برائی سے باز رکہتی ہے	

اور روح انسانی جو علوی ہے اوسکا اعتدال راجع ہوتا ہے جانب اخلاق اور ریاضت کے جو
منبع ہے شریعت کا اور یہی امر اوسکی صحت کا سبب ہے پس انسان کو چاہیے کہ ایسی محنت اور
اور کوشش کرے کہ اوسکو پہچان لے کیونکہ روح انسانی کا یہی کام ہے کہ وہ نیک کام پر متوجہ اور
بدکام سے متنبہ کرتی ہے اور راجع کرتی ہے عبادت کو اس بیان سے میری علت غائی یہ ہے کہ
جب تک انسان ان دونون روحون کی اصلیت اور حقیقت کو نہ پہچانے اور دونون کا باہم علاقہ
نہ سمجہے وہ حقیقت کو نہین سمجہہ سکتا اور نماز کا مزہ نہین اوٹہا سکتا۔

ایسے ہو جاؤ شرع پر پابند	سارے افعال ہون خدا کو پسند

اور قیامت کے دن عبادت بہت کام ائیگی اسکو عام علما نے بالاتفاق سبب سعادت قرار دیا ہے - اور سعدی علیہ الرحمہ نے کہا ہے -

امید ہست پرستندگان مخلص را	کہ نا امید نگردند ز آستان آلہ

اور حقتعالی فرماتا ہے وَاَنِ اعْبُدُوْنِیْ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ (اور یہ کہ عبادت کرو میری یہ ہے راہ سیدہی) اور حضرت یحیی منیری قدس سرہ نے اپنے مکتوبات مین لکھا ہے کہ اللہ جلشانہ وعم نوالہ نے ہمارے نبی اخر الزمان صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی امت مرحومہ پر پانچ چیزین فرض کی ہین - صلوہ - صوم - زکواۃ - حج - جہاد - منجملہ فرائض مذکور کے چار ہین اسطرح کی شرط ہے کہ جب تک اوسکے لوازم مہیا و موجود نہون ادا نہین ہو سکتے - جیسے روزہ کیواسطے تندرستی زکوۃ وحج کے لیے مقدرت - جہاد کے لئے اجماع و قوت مگر نماز پنجگانہ کسی حالت اور کسی قوت اور کسی مقدرت پر موقوف نہین اور جو اوسکے علل اور موانع ہین اونکو شارع علیہ السلام نے بہت آسان کر دیا یعنی بیمار کو بجائے غسل اور وضو کے تیمم بتایا اور صنا فراش کو بیٹھے لیٹے اشارون مین پڑہنے کا حکم دیا مجاذیب اور مجانین کو اس سے مستثنی کیا - اسمین یہ نکتہ ہے کہ ہر پنجگانہ مین نماز ہی ادا نہین ہوتی بلکہ کل ارکان شریعت اسی ایک نماز مین جناب عزاسمہ نے بڑی خوبی اور حسن کے ساتھہ جمع کئے ہین جس سے ہر پنجگانہ مین پانچون فرائض عملاً و فعلاً ادا ہوتے ہین جسکو اسطرح سے تصور کرو صلوۃ کی تعریف ہے زنیت کے ساتھہ امساک کرنا یعنی کہانے اور پینے سے محترز ہونا - اور حالت صوم مین چلنا پھرنا بولنا خوشبو سونگہنا غسل کرنا سونا وغیرہ سب جائز ہے - اور نماز مین وہ امساک ہے جسمین جسم مین حرکت تک خلاف ارکان نماز کے ہے - اسیطرح زکواۃ اہل نصاب پر فیصدی ڈہائی روپیہ یعنی چالیسوان حصہ مال کا واجب ہے اور نماز مین وہ زکواۃ ہے جس سے جمہور مسلمین کیا صاحب نصاب اور

کیا مساکین سب مستفید ہوتے ہین دوسرے زکواۃ کا مال متعدد نفوس مسلمانون پر تقسیم ہوتا ہے اور نماز مین
بعد سلام اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ کہنا اوس زکواۃ نقد سے بدرجہا بڑہا ہوا ہے
کہ سایر مومنین پر وہ تقسیم ہوجاتا ہے اور ثواب حج کی یہ صورت ہے کہ حج مین احرام باندہا جاتا ہے اور احرام
اوسکو کہتے ہین کہ بعض چیزین حلال ومباح چند روز کیواسطے قبل زیارت خانہ کعبہ حاجی اپنے اوپر حرام
کر لیتے ہین جیسے سلاہوا لباس اور خوشبو کا لگانا زوجہ سے مجامعت کرنا بال بنوانا وغیرہ۔ بمقابل اسکے
نماز مین تحریم وتحلیل ہے تحلیل کے معنی ہین (فنا کرنا) یعنی ماسوا اللہ سے دل اور خیال کو اوٹہا
لینا۔ اور تحریم کے معنی ہین (اپنے اوپر حرام کرنا کلام وحرکات کا) اب اسمقام پر تحریم وتحلیل کو
بمقابل احرام یہ تفوق ہے کہ حالت احرام مین حاجی لوگ ہر جگہہ جاتے آتے ہین معاملات دنیوی
مین گفتگو کرتے ہین حوایج ضروری رفع کرتے ہین مگر جسوقت نماز کی نیت باندہی پہر انسان سوا
ذات احدیت کے کسیکی جانب متوجہ نہین ہوتا چہ جائیکہ گفت وشنود وغیرہ جہاد نماز مین اسطرح
تصور کرو کہ جب انسان نے وضو کیا گویا اپنے بدن پر زرہ آراستہ کی اور جہاد کے لیے کسی
افسر مبارز کا بہی ہونا ضرور ہے جس سے مراد پیش نماز ہے وہ جماعت کا امام ہے اور مقتدی مثل لشکر
اسلام کے ہین اور مد مقابل شیطان اور نفس امارہ ہے جب نماز ادا ہوئی اور پیش نماز نے سلام
پہیرا گویا دشمن پر اسلام نے فتح پائی اور مال غنیمت اس جہاد کا فضل وکرم اور رحم ذو الجلال والاکرام ہے
جو اس جماعت مجاہدین مین علی قدر حصص تقسیم ہوجاتا ہے اب سمجہو کہ جس مسلمان نے نماز پڑہی گویا
حج کیا باوجود بے استطاعتی اور بغیر صرف کثیر کے۔ اور زکواۃ ادا کی باوجودیکہ صاحب نصاب اور
مالدار نہ تہا۔ روزہ رکہا باینہمہ کہ قوت نہ تہی جہاد کیا گو طاقت نہ تہی۔ اور حق تعالے نے بہی
آیہ شریفہ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِیْنَ مین نماز کو مقدم کیا ہے
اور قایم کرو نماز کو اور دو زکواۃ اور رکوع کرو ساتہہ رکوع کرنے والون کے) اور کمال رحمت خداوندی

اس سے معلوم ہوتی ہے کہ جناب باری عزاسمہ نے دو چیزین انسان ضعیف البنیان کو ایسی
عنایت فرمائی ہین جو ملائکہ مقرب کو بھی عطا نہین کین اول یہ فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ یعنی یاد کرو
تم مجھکو اور مین یاد کرون تمکو دوم ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ یعنی مجھسے دعا کرو تاکہ مین قبول کرون
اور توریت مین ہے کہ اے لوگو دنیا مین عادت کرو میرے ذکر کی کہ اس سے بہتر کوئی نعمت دنیا
مین نہین اور آخرت مین جزا جزیل ہے یعنی عیوض بزرگ و منضبوط مگر افسوس ہے کہ ہم لوگ اوسکے
حکم کی تعمیل مین اتنی بھی کوشش نہین کرتے کہ نماز پڑہین اور اوسکو یاد کرین۔ اب باقی رہا یہ امر کہ
لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ یعنی نہین نماز ہوتی بغیر حضور قلب کے اور حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے
اپنے نصایح مین لکھا ہے کہ جو شخص نماز مین دل کو حاضر نہ رکھے وہ عقوبت سے قریب ہے مگر امام ابو حنیفہ رضی
اور امام شافعی رحمہ و دیگر علما نے کہا ہے کہ اگر تکبیر اول کیوقت دل حاضر اور فارغ ہو تو نماز درست ہو جاتی
ہے اور نماز نہ پڑھنے والون سے وہ ہزار درجہ بہتر ہے اور گاہ پڑہنا اور گاہ چھوڑ دینا بھی بے نمازیکے
برابر ہے۔ اور حضوری قلب اوسکو کہتے ہین کہ ابتدا سے آخر تک خضوع و خشوع ہو یعنی فروتنی اور
عجز و خوف و تعظیم کے ساتھہ نماز پڑہے حق سبحانہ تعالے نے اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِي فرمایا یعنی
نماز پڑہا کرو مجھے یاد کرنیکو۔ اور یاد کی یہ تعریف ہے کہ جسکو جسوقت یاد کرے دوسریکا خیال نہ آئے
اور واقعی یہی ہے کہ جب ہم کسیکو یاد کرتے ہین اوسوقت دوسریکا خیال نہین ہوتا کیونکہ دلکا
خاصہ ہے کہ اوسوقت اوسکو یکسوئی ہو تو یاد بھی نہ آئے۔ اور نماز مین اگر حضوری قلب اسوجہ سے
نہین ہوتی کہ اوسکے کانون مین قسم قسم کی آوازین آتی ہین جس سے طبیعت منتشر ہوتی ہے اور
دل دوسرے جانب متوجہ ہو جاتا ہے یا بعض کام دنیوی ضروری پیش ہونیکے سبب سے اوسطرف
دل بٹ جاتا ہے اسکا علاج یہ ہے کہ کسی چھوٹے اور بند مکان مین نماز پڑہے اور کار ضروری
دنیوی سے قبل نماز فراغت حاصل کر لے چنانچہ حضرت سلطان الانبیا علیہ افضل الصلوٰۃ

والثانی نے فرمایا ہے اِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ وَالْعِشَاءُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَاءِ یعنی جب نماز کا وقت اور کہانیکا وقت ساتھہ ہی آئے تو پہلے کہانا کہا لو اور ایک طریق حضوری قلب کا یہی ہے کہ اللہ کو حاضر اور ناظر سمجھے اور خیال کرے کہ وہ ہر حالمین ہمارے ساتھہ ہے اور گردن کی رگ سے بہی زیادہ ہمسے قریب ہے۔ دوم نماز مین جو سورت آدمی پڑہے اوسکے معنون پر خیال رکہے اور اگر معنی سمجہنے کی استعداد نہو تو لفظون کا خیال رکہے اگر الفاظ بہی پوری طرح سے ذہن مین نہ آئین تو لفظ کے حروف کو دل مین سمجہے اگر یہ بہی نہو سکے تو جب نماز کیواسطے کہڑا ہو سجدہ کی جگہہ پر نظر رکہے اور یہ سمجہے کہ اسی خاک سے پیدا ہوا ہون اور پہر ایک روز اسی مین ملجاونگا اور رکوع مین پاؤنکے انگوٹہون پر نظر رکہے اور سجدہ مین ناک پر نظر رکہے اور التحیات و درود مین سینہ پر نظر رکہے اس صورت مین بہی نماز ہو جاتی ہے کیونکہ اسکی پابندی سے دل ڈانواڈول نہین ہوتا۔ یا خالق مطلق کا تصور باندہے مگر یہ تصور بہت مشکل ہے کیونکہ اللہ جلشانہ بہت بڑا اور بزرگ تر ہے جسکو خیال اور قیاس بمقتضاے لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ یعنی وہ کسی چیز کی مثل نہین نکوئی چیز اوسکی مثل ہے اپنے احاطہ مین نہین لاسکتا مگر جب لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے معنی کہ (کوئی نہین معبود مگر اللہ) انسان کو معلوم ہو گئے تو وہ اس سے ضرور باہر ہوا کہ حمد اور بندگی کے لائق سواے اوسکے اور کوئی نہین اس سے زیادہ حق تعالے کی حقیقت کو کوئی نہین جانتا پس نماز مین یہ تصور کہ مین اوسکو رکوع اور سجود کرتا ہون جو خالق ہے کل مخلوق کا حضور قلب کیواسطے کافی ہے۔

دل مین آئے کبہی نہ کچہہ وسواس	رکہو مضبوط اپنے ہوش و حواس	

اور چونکہ دل مثل ایک دریاے ذخار کے ہے اور اوسکی موجین کسیطرح بسہولت رکتی نہین لیکن تو نمازی کو چاہئے کہ اون موجون کیطرف التفات نکرے اور اپنی کشتی مراد کو بچاکر منزل مقصود

پر ہو جاے اور ان خیالات وخطرات سے جو موجزن ہین دلکو ہٹا کر خالق کیطرف
بار بار متوجہ کرے اسیطرح انسان رفتہ رفتہ یکسوئی کا عادی ہوجاۓ گا کیونکہ ہر کام مین
کمال کثرت فعل سے حاصل ہوتا ہے۔ یا جسوقت انسان دعا ثنا پڑہنے کیلئے اور ہاتھہ باندہے
اوسوقت یہ سمجھے کہ مین ایک بڑے شاہنشاہ کے سامنے جسکے ہاتھہ مین میری حیات
وممات ہے کہڑا ہون اور اوسکی حمد وثنا کرتا ہون اور جب رکوع کرے تو یہ سمجھے کہ مین
اپنے پروردگار کے سامنے سر عجز کو اسواسطے جھکاتے ہون کہ میرے اعمال بد کی
جو جانے وہ سزا دے اسیطرح سجدہ مین یہ خیال کرے کہ مین اپنے خالق برتر کے
سامنے خاک ذلت پر سر رکھہ کر اظہار عجز وانکسار کر رہا ہون۔ اور اگر نماز مین کسی
اور فرض کا خیال آئے مثلاً حج وزکوۃ یا قران مجید کا تو وہ خطرات مین داخل نہین
کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے عہد خلافت مین اکثر فرمایا کرتے تہے کہ مین حالت
نماز مین کل انتظام جہاد کا کرلیتا ہون اس سے معلوم ہوا کہ نماز بہی فرض ہے
اور جہاد بہی فرض ہے تو فرض کا فرض مین خیال آنا باعث نقص نماز نہین
اور امام شافعی نے اپنی کتاب مین جسکا نام (ام) ہے لکہا ہے کہ جس خیال کو زبان
بیان نکرے وہ وسوسہ ہے جو شرعاً معاف کیا گیا ہے کیونکہ وسوسہ بے اختیار
دل پر گذرتا ہے اور کچہہ اسکا عزم وارادہ نہین ہوتا یہ وسوسہ ایسا ہے جیسے بہتے ہو
پانی پر نجاست گرے اور وہ بہہ جاۓ اس سے پانی کی صفت نہین بدلتی اور
وہ بدستور پاک وصاف رہتا ہے اسیطرح نماز مین جو وسواس گذرتے ہین اسکو
اپنے اختیار سے خارج سمجہکر اپنا کام کیے جاۓ اور اوسکے زیادہ درپے
نہو۔ اور فرائض کے ساتھہ حضرت رسول المقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنتونکی

واسطے بھی تاکید فرمائی ہے اور وہ رات دن مین بارہ رکعتین ہین فرمایا حضرت نے مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیْ فِی الْجَنَّۃِ یعنی جسنے میری سنت سے محبت کی پس تحقیق اوسنے مجھسے محبت کی وہ جنت مین میرے ساتھہ ہوگا پس مسلمانونکو لازم ہے کہ اپنے نبی کی وہ سنت جو موکدہ ہے ہر فرض کے ساتھہ اداکرین اور پھر حضرت صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا مَنْ تَرَکَ سُنَّتِیْ لَمْ یَنَلْ شَفَاعَتِیْ یعنی جسنے ترک کیا میری سنت کو تو پہونچیگی اوسکو شفاعت میری اور سعدی علیہ الرحمتہ کا قول ہے :۔

	خلاف پیمبر کسی رہ گزید		کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

اور بارہ[۱۲] سنتین موکدہ یہ ہین۔ دو پہلے فرض فجر کے۔ اور چار پہلے فرض ظہر کے۔ اور دو بعد فرض مغرب کے۔ اور دو بعد فرض عشا کے۔ اور اوپر جو ذکر روح کا گذرا اوس سے یہی غرض ہے کہ انسان اوس سے حضوری قلب حاصل کرے کیونکہ اللہ جلشانہ نے انسان کے قلب مین اسطرح کی قابلیت رکھی ہے کہ وہ چاہے تو کمال ملکوتی حاصل کرکے قابل حضوری حضرت رب العزت ہوجائے مگر دنیا جو جگہہ ضرورت اور حاجت کی ہے ایسا آدمی کو غافل کرتی ہے کہ گاہ گاہ اسکو حالت عسرت وعشرت مین اپنی ہی خبر نہین رہتی چہ جائیکہ نماز مین حضوری مگر مقتضائے عبدیت یہ ہے کہ جس حال مین انسان ہو اوسی حالت مین غور کرے اور خدا کے صفات کو پہچانے کہ ان دونون حالتون مین جو حالت ہے وہ قدرت خدا سے خالی نہین اور یہی غور معرفت

سنتہائے موکدہ اور ہر حالت مین غور

الہی کا سبب ہوتا ہے مگر انسان اوس خواب خرگوش مین پڑا ہے کہ نہ اوسے
عسرت مین سمجھاتا ہے نہ عشرت مین اہل عسرت کو تلاش نفقہ فرصت نہین دیتی
اور اہل عشرت کو عیش ہوش مین نہین انے دیتا حالانکہ یہ دونون کیفیتین عطیات
الہی سے محض امتحان انسان کیواسطے ہین اور انسان جو تکلیف مین خدا کو یاد کرتا
ہے تو فقط اسواسطے کہ تکلیف رفع ہو۔ اور جو صاحب ثروت کبھی کبھی اوسکو یاد کرتا
ہے تو باین خیال کہ میری مقدرت مین زوال نہو حالانکہ یہ دونون قسم کی یاد پروردگار
نہین بلکہ عین طلب دنیا ہے طلب مولی وہی ہے جو خالص ہو ہر قسم کی طمع سے
اسیواسطے نماز مین حضوری قلب شرط ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ ام المومنین سے
فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلعم کی یہ عادت تھی کہ جب نماز کا وقت آتا تو آپ مجھے نہ
پہچانتے ایسے بیخود ہو جاتے اور جب آندہی آتی یا آسمان ابر سے محیط ہو جاتا تو
حضرت کا چہرہ انور متغیر ہو جاتا اور یہ معلوم ہوتا کہ حضرت پر کوئی بڑا خوف طاری ہے
کبھی باہر تشریف لیجاتے اور کبھی اندر آتے اور بہت گھبراتے اگر پانی برستا تو خوش
ہوتے اور وہ حالت اضطرار رفع ہو جاتی مین نے حضرت سے اس حالت کا سبب
دریافت کیا تو فرمایا کہ مین ڈرتا ہون کہ شاید یہ کوئی عذاب نہو جو اللہ نے میری امت
پر بھیجا ہو اور بارش کی نسبت فرماتے کہ یہ اللہ کی رحمت ہے۔ اب ذرا چشم غائر
سے دیکھو کہ خوف کا یہ درجہ ہے اسیطرح نماز مین خائف رہنا چاہیے۔ اور جو شخص
نماز مین ادہر ادہر دیکھے اوسکی نماز نہین ہوتی اور جو دل کو کسیطرف جھکائے اوسکی
نماز بے روح ہوتی ہے اور پورا ثواب نماز کا نہین ملتا۔ اور فرمایا حق تعالے نے
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ بِیَدِہٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ (پس پاکی ہے اوس ذات کو

جسکے ہاتھہ مین بادشاہی ہے سب چیزونکی اور اوسیکیطرف پھیرے جاوگے)
جب یہ معلوم ہوگیا کہ اللہ تعالے سب چیزونکا بادشاہ ہے تو پہر عزت وعشرت
کاکیا خیال ہے

گہ گدا را ز سر خاک نشاند بر تخت	گہہ شہے را ز سر تخت براند از تخت
پس چرا شکوہ کنم از سبب سستی بخت	بے رضا او نکی برگ بجنبد ز درخت

اور پہر آخر مین جب اوسیکیطرف جاتا ہے تو اوسکے تعمیل احکام مین غفلت کرنا چہ معنی
وارد ہے حضرت داود علیہ السلام سے حقتعالے نے اپنے خطاب کیا - اَنَا بُدُّكَ اللّازِم
فَالْزَمْ بُدَّكَ - یعنی مین تیرا سہارا ہون اور تیرا سرد کار تجہے ہر ایک ساعت
میرے ذکر سے غافل نہو - اور ذکر جب ہی دل پر غالب ہوتا ہے کہ ہمیشہ اوسمین
مصروف رہے اور فراغ طبیعت سے نماز جب ہی ہوتی ہے کہ شہوات کا غلبہ
نہ رہے اور خواہش نفسانی گناہون کے ترک کرنے سے رفع ہوتی ہے
اور ذکر بالفتح کے معنی ہین دل سے ذکر کرنا اور بالکسر کے معنی ہین زبان سے ادا کرنا
اور شیخ ابوطالب مکی نے فرمایا ہے کہ سترہ گناہ کبیرہ ہین منجملہ اونکے چار گناہ دل
سے متعلق ہین - شرک - گناہ پر جم جانا - رحمت الہی سے ناامید
ہونا - قہر خدا سے بے خوف ہونا - اور چار گناہ
زبان سے ہوتے ہین - جہوٹی گواہی دینا -
پاکدامن کو زنا کا عیب لگانا - جہوٹی قسم کہانا - جادو کرنا - اور تین گناہ
پیٹ سے تعلق رکہتے ہین - نشہ پینا - یتیم کا مال کہانا - سود لینا - اور دو
گناہ کا تعلق شرم گاہ سے ہے - زنا - لواطت - اور دو گناہ ہاتہہ کے ہین

-قتل-چوری-اور ایک گناہ پاؤن سے ہے یعنی جہاد سے بہاگنا-اور ایک تمام بدن سے ہے یعنی والدین کی نافرمانی کرنا اور صغیرہ بہت ہین جسکی گنجائش اس مختصر رسالہ مین ممکن نہین بہرحال کبائر کی حفاظت کرنا سبب فراغت قلب اور باعث غلبہ ذکر ہوتا ہے اور یہی اسباب محبت حق مین داخل ہین اور محبت تخم سعادت ہے اور سعادت سبب نجات جسکی نسبت ارشاد خداوندی ہے-

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى وَ ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى - یعنی بیشک اوسنے نجات پائی جسنے اپنے کو پاک کیا اور یاد کیا اپنے پروردگار کا نام پہر نماز پڑہی-اور آخرت کا کام اللہ تعالے نے عمل سے متعلق کیا ہے جسمین مقدم نماز ہے اور فرمایا وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى (اور نہین ہے آدمی کیواسطے مگر جو اوسنے محنت کی) اور مفسرین نے محنت سے مراد عقبا کے کامون رکہی ہے اور ہمارے ابنائے جنس اوسکی رحمت پر اعتقاد نہین رکہتے اور رزق جسکا وہ خود کفیل ہے اوسکی تلاش مین سرگردان و پریشان پہرتے ہین اور آخرت کے بارہ مین محض اوسکی رحمت پر بہروسہ کرکے عمر عزیز کو اشغال باطل مین ضائع کرتے ہین-اور وہ بہروسہ بہی سچا نہین دل سے اوسکو لگاؤ نہین اوسپر اصلاً و مطلقاً استقامت نہین محض زبانی جمع خرچ جسمین نکوئی اثر نہ اوسکا کوئی نتیجہ-اور نہین سمجہتے کہ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ - یعنی جسنے نیک کام کئے اپنی ذات کیواسطے نہ خدا تعالے کے لئے کیونکہ وہ مستغنی ہے انسان کے اعمال سے-اور نماز امراض روحانی کیواسطے داخل پرہیز ہے نماز ہی انسان کو معاصی سے محفوظ رکہتی ہے اور بد پرہیزی مریض کو ہلاک کرتی ہے اگر مریض کہے کہ مین طبیب کا

حکیم نہین مانتا اور پرہیز نہین کرتا تو اسمین طبیب کا کیا حرج ہے طبیب نے تو بیمار کو
صحت کی راہ بتائی تہی نہ مانا تو آخر مین خود اوسکا خمیازہ اوٹہاویگا - یہ سبکو
علی العموم معلوم ہے کہ امراض جسمانی اسعالم مین سبب ہلاکت ہوتے ہین اور
امراض قلبی اوسعالم مین موجب شقاوت ہونگے اور جسطرح علاج اور پرہیز
بدن کو صحیح وتندرست کرتا ہے اوسطرح تقوی گناہون سے سلامتی کا باعث
ہوتا ہے فرمایا حقتعالے نے اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ (اور کوئی نجات نہ پائیگا
مگر وہ شخص جو خدا کے پاس گناہون سے دل سلامت لائیگا) اور گناہون سے
بچانے والی اور اتقا پر قائم رکہنے والی نماز ہے - اور بعض بندگان خدا کا یہ
قول ہے کہ خدا رحیم ہے ہم جس حال مین ہین ہمارے اوپر رحم فرمائیگا حالانکہ حقتعالے
فرماتا ہے - فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ
پس جو کوئی کرے برابر ذرہ کے بہلائی دیکہیگا اوسکو اور جو کوئی کریگا برابر ذرہ
کے برائی دیکہیگا اوسکو) اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ ذرہ ذرہ کا حساب
لیا جائیگا پہر محض رحمت پر زعم رہائی کرنا اور اوسکو یاد نکرنا خلاف عقل اور حکم
خدا کے ہوا یا نہین سوائے اسکے جسطرح وہ رحیم ہے اوسطرح وہ شدید العقاب
بہی ہے فرمایا اللہ تعالے نے - وَمَنْ یُّشَاقِّ اللّٰہَ فَاِنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ
یعنی جو شخص مخالفت کرے حکم خدا سے پس تحقیق اللہ تعالے سخت عذاب
کرنے والا ہے - اب ذرا انکہہ کہولکر دیکہو کہ اسعالم اسباب مین باوجود رحیم
وکریم ہونیکے اپنے ہزارون بندون کو فاقے کراتا ہے اور جب تک وہ بیل
تجارت اور کاشتکاری وغیرہ کے کوئی پیشہ نہین کرتے مال نہین دیتا

افسوس ہے کہ دنیا مین ہر شخص کو بدیہی تجربہ ہو رہا ہے اوسپر بھی اوسعالم کی کوئی فکر نہین کرتا اور اس حدیث پر عامل نہین ہوتا۔ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَا ذَنْبَ لَہٗ یعنی گناہون سے توبہ کرنے والا بے گناہونکے برابر ہے

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ	گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ
این درگہہ ما درگہہ نومیدی نیست	صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

اور دوسری حدیث مین آیا ہے خَیْرُ الزَّادِ التَّقْوٰی یعنی سب سے بہتر توشہ پرہیزگاری ہے۔ اور پرہیزگاری کی بنیاد نماز ہے۔ مگر خواہش نفسانی ایسی چیز ہے جو انسان کو حد اعتدال پر رہنے نہین دیتی بلکہ وقتاً فوقتاً زیادہ طلب کرتی ہے اسواسطے خدا نے عقل دی کہ ان خواہش کی حد معین کرے بنی بہ نبی اسی لئے بھیجے تاکہ وہ شریعت مقرر کرین جس سے ہر خواہش کی حد قائم ہو جائے مگر چونکہ خواہش کو اللہ تعالے نے زمانہ طفولیت بلکہ حین پیدائش کیوقت مسلط کر دیا اور عقل بعد بلوغ کے عنایت ہوئی تو خواہش بوجہہ قدامت عقل اور شرع شریف پر غالب ہوگی اور انسان کو خور و نوش اور لباس نفیس پر بہہ تن معروف کر دیا یہان تک کہ حلت و حرمت کا بھی لحاظ نہ رہا اور انسان جسواسطے خلق ہوا تہا۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ۔ یعنی مین نے جو بنائے جن و انس وہ اپنی عبادت کیواسطے۔ قطعاً بھول گیا اور باوجود عقل ہونیکے نہ سمجھا کہ دنیا مثل سایہ کے اہستہ اہستہ سرکتی جاتی ہے اسیطرح عمر کا حال ہے کہ روز بروز کم ہوتی جاتی ہے اور آدمی اوسعالم جاودانی کی کچھہ فکر نہین کرتا اور نہین سمجھتا کہ اَلدُّنْیَا مَزْرَعَۃُ الْاٰخِرَۃِ۔ حضرت

سید المرسلین خاتم النبیین نے فرمایا ہے کہ دنیا کہیت ہے آخرت کے یہان
جیسا کروگے ویسا وہان پاؤگے - انسان کو چاہیے کہ دنیا کو ایک مہمان سرا کے
سمجہے اور اپنا توشہ اوس سے لے لے اور جو سامان دل کا لبہانے والا اسمین دیکہے
اوسکیطرف توجہ اور طمع نکرے کیونکہ وہی سامان خدا کو بہلانے والا ہے دنیا
کو ایک نمائش گاہ سمجہو اور اوسکے عجائبات مین دلکو نہ لگاؤ اور عبادت خدا
کو دل سے نہ بہلاؤ یہی عبادت ذریعہ معرفت کردگار اور سبب سعادت بیشمار
ہے بحکم اللہ المرجع والمصیر یعنی اوسکیطرف رجوع اور بازگشت ہے
پہر ضروری کہ جسکی حضوری مین دوام کے واسطے رہنا ہے اوسکے احکام سے
انحراف نکرے اوسکو دوست سمجہے اور صدق دل سے اوسکی اطاعت کرے
اوسکے ذکر مین مصروف رہے جناب رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا
الدنیا ملعونۃ ملعون ما فیہا الا ذکر اللہ وما والاہ یعنی دنیا خود ملعون ہے
اور جو کچہہ دنیا مین ہے وہ سب ملعون ہے مگر اللہ کا ذکر اور جو اوسمین مددگار ہے
اور دنیا مین جو ذکر اوسکا کرتا ہے اوسکا ذکر ملائکہ آسمانون پر کرتے ہین اور وہ
مستحق ہوتا ہے جنت کا فرمایا حقتعالے نے - والذین آمنوا وعملوا الصلحت
اولئک اصحاب الجنۃ ھم فیہا خالدون (جو لوگ ایمان لائے اور کام
اچہے کئے وہ ہین رہنے والے بہشت کے اور وہ اوسمین ہمیشہ رہینگے
طلحہ رض بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نجد سے رسول اللہ صلعم کی
بخدمت بابرکت مین حاضر ہوا جسکی بات اچہی طرح سمجہہ مین نہ آتی تہی اوسنے
سوال کیا اسلام سے آپ نے فرمایا کہ پانچ نمازین شبانہ روز مین فرض ہین

اوسنے عرض کیا کہ سوائے اسیکے اور کوئی نماز میرے اوپر ہے ارشاد ہوا نہین مگر یہ
کہ تو نفل پڑہنا چاہے پہر اوسنے عرض کیا کہ سوائے رمضان کے روزون کے اور روزہ
مجہپر ہے ارشاد ہوا نہین مگر یہ کہ نفل روزہ رکہنا چاہے پہر اپ نے زکواہ کا ذکر فرمایا اوسنے
عرض کیا کہ اور کچہہ آپ نے فرمایا نہین مگر یہ کہ تو نفل ثواب کے لیے صدقہ دینا چاہے پہر راوی
نے بیان کیا کہ وہ شخص یہ کہتا ہوا اپنے وطن کو چلا کہ قسم ہے خدا کی کہ مین اسمین کچہہ زیادہ
کرونگا نہ کم اور یہی کرتا رہونگا رسول مقبول نے فرمایا کہ مراد پائی اسنے اگر سچا ہے اپنے
قول مین جاءَ رجلٌ الٰی رسولِ اللہ من اھل نجدٍ ثائرُ الرأس یُسمع دویُّ صوتہٖ ولا
یُفقہُ ما یقولُ حتّٰی نسمعَ دنیٰ من رسولِ اللہ فاذا ھو یسألُ عن الاسلام فقال رسولُ اللہ
خمسُ صلواتٍ فی الیومِ واللیلۃِ فقال ھل علیَّ غیرہٗ فقال لا الّا ان تطوّعَ فادبر الرجلُ وھو
یقولُ واللہ لا ازید علی ھذا ولا انقصُ منہ فقال رسولُ اللہ افلح ان صدق رواہ مسلم
ابو ایوبؓ اور خالد بن زید انصاری سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول نے ایک اعرابی
کے سوال کا کہ مین جنت سے قریب اور دوزخ سے بعید ہوجاؤن وہ بات بتائیے جواب دیا
کہ خدا نے تجہے اسکے استفسار کی توفیق دی توفیق کہتے ہین نیک کامون کی قدرت ہونیکو اور خذلان
بری بات کو حضرت نے اعرابی سے فرمایا کہ اللہ کی عبادت کر اور اوسکو وحدہ لاشریک
سمجہہ اور ادا کر نماز کو اور رشتہ دارون سے قرابت نہ توڑ گو وہ تجہسے برائی کرین۔ اور دوسری
حدیث مین ہے کہ قیامت کے دن دنیا بصورت پیرزال اور ایسی بدہیئت اور خراب شکل
وشمائل مین لائی جائیگی جسکو دیکہکر لوگ پکارینگے نعوذ باللہ منک یعنی پناہ مانگتے ہین
ہم ساتہہ خدا کے تجہسے۔ اوسوقت ملائکہ کہین گے کہ یہ وہی دنیا ہے جسکے لئے تم جان
دیتے تہے اور خدا و رسول کا حکم نہ مانتے تہے۔ یہ موقع خیال کرنیکا ہے کہ اوسوقت

طالبان دنیا کو کسطرحکی ندامت اور خفت اللہ اور رسول اللہ کے سامنے ہوگی - اب
آدمی اپنے حال کا اسپر قیاس کرے کہ بازار مین جب انسان جاتا ہے تو روپیہ
خرچ کرکے انواع انواع اقسام کے میوے اور مٹھائی خرید کرکے لاتا ہے اور اوسکو
کہاتا ہے جب وہ رات کو پیٹ مین رہتی ہے صبح کو نجاست ہو کر پاخانہ کی راہ
سے نکلجاتی ہے جسکو ہر کس و ناکس دیکھکر نفرت کرتا ہے اسیطرح انسان کو اللہ جلشانہ
نے اچھی صورت سے دنیا مین بہیجا تو انسان کو سمجھنا چاہئے کہ یہ دنیا مثل سنڈاس کے ہے
اسمین ایسا آلودہ نہو جائے کہ تعفن آنے لگے اور جسکے پاس جاوے وہ متنفر ہو اور بارگاہ
خداوندی کے قابل نرہے اسی لئے اس سے پاک اور صاف رہنے کے لئے
وہی سعادت لازم ہے جسکا اوپر ذکر ہو چکا اور انسان کو پاک رکھنے والی نماز ہے
ہے جو میدان قیامت مین بہائم کے درجہ سے نکالکر ملائک کے مراتب پر پہونچائیگی
اور اگر شقاوت کیطرف متوجہ ہوا یعنی دنیا کی خواہش حد اعتدال سے زیادہ کی تو
بروز جزا سگ اور خوک سے بہی بدتر درجہ مین ہوگا کیونکہ جانور سب خاک ہوجائیگی
اور مصیبت دائمی سے نجات پائینگے اور اہل شقاوت تا ابد رنج و تکلیف اوٹہائینگے
پس اگر انسان اپنا فائدہ اور وقار چاہتا ہے تو معصیت سے توبہ و استغفار کرکے
خدا کے ذکر کو نہ بہولے جسکا کرنا ہر حال مین لازم اور واجب ہے :-

سلطان	یہ گدا کو بنائی ہے سلطان		کیا کہوں کیا ہے طاعت رحمان

اور نماز نوافل کی نسبت بروئے حدیث قدسی حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
نے ارشاد فرمایا ہے - قَالَ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰے
مَاتَقَرَّبَ اِلَیَّ الْمُتَقَرِّبُوْنَ بِمِثْلِ اَدَاءِ مَاافْتَرَضْتُ عَلَیْہِمْ وَلَایَزَالُ الْعَبْدُ یَتَقَرَّبُ

اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّہٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُہٗ کُنْتُ سَمْعَہُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِہٖ وَبَصَرُہُ
الَّذِیْ یُبْصِرُ بِہٖ وَلِسَانَہُ الَّذِیْ یَنْطِقُ بِہٖ وَیَدَہُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِہَا وَرِجْلَہُ الَّتِیْ
یَمْشِیْ بِہَا۔ جناب رسالت ماب فرماتے ہین کہ جناب باری عزاسمہ نے ارشاد فرمایاہے
مقربین بارگاہ قدس مین تقرب اون احکام کے ادا کرنے سے نہین ہوتا جو اون
پر فرض کیے گئے بلکہ ہمیشہ بندہ کا تقرب ادا نوافل سے زیادہ ہوتا ہے یہانتک کہ مین اوسکو
دوست رکہتا ہون اور جب مین اوسکو دوست رکہتا ہون تو مین خود اوسکے کان
ہوجاتا ہون کہ جسکے ذریعہ سے وہ سنتاہے بعد اور اوسکی آنکہہ ہوجاتا ہون جسکے ذریعہ
سے وہ دیکہتا ہے اوسکی زبان ہوجاتا ہون جس سے وہ گفتگو کرتا ہے اوسکا ہاتہہ
ہوجاتا ہون جس سے وہ کام کرتا ہے اور اوسکے پاؤن ہوجاتا ہون جس سے وہ چلتا پہرتا
ہے۔ اس تقرب کے حاصل کرنے کے لئے خلوت اور جلوت مین حفظ اوامر فرائض
اور جماعت جمعہ کے واسطے بہی حضرت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وآلہ سے سخت تاکید
ہے چنانچہ ابوہریرہ فرماتے ہین کہ رسول مقبول نے ارشاد فرمایا ہے کہ نماز جماعت
تنہا کی نماز سے پچیس درجہ افضل ہے۔ قَالَ النَّبِیُّ صَلٰوۃُ الْجَمَاعَۃِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوۃِ
اَحَدِکُمْ وَحْدَہٗ بِخَمْسَۃٍ وَّعِشْرِیْنَ جُزْءًا۔ اور دوسری حدیث مین آیا ہے کہ
بخلاف تنہا نماز کے جماعت کی نماز بیس درجہ بڑہکے ہے اور جب آدمی چلتا ہے
مسجد کو تو ہر قدم اوسکا بلند کردیتا ہے خدا اور بڑہادیتا ہے درجہ اوسکا اور گہٹادیتا ہے
ہر قدم پر ایک گناہ یہانتک کہ وہ داخل ہوتا ہے مسجد مین اور جب تک نماز کیواسطے
وہ ٹہرتا ہے مسجد مین فرشتے اوسکے لئے دعائے خیر کرتے ہین اور کہتے ہین یا
اللہ رحم کر اسپر اور بخشدے اوسکو اور توبہ اسکی قبول کر۔ اور حضرت خیر الورا علیہ التحیہ

واللہ نے فرمایا کہ نماز جماعت مین امام سے پہلے رکوع و سجدہ حرام ہے اور
پیش نماز کو نماز پڑہانے اور قرآن شریف پڑہانیکے اجرت سے حضرت خیر البشر نے منع
فرمایا ہے اور جب نماز مین امام کو کچھہ عذر ہو تو دوسرے کو اپنا خلیفہ کر سکتا ہے اور ہر
انسان کو کچھہ نماز مسجد مین پڑہنا چاہئیے اور کچھہ گہر مین کہ خدا اوس گہر مین برکت
دیتا ہے اور جمعہ بضم میم و بہ اسکان میم و بفتح میم سب جائز ہے اور واحدی وغیرہ ارباب
لغت نے اسی طرح لکھا ہے اور فضائل جمعہ مین متواتر حدیثین وارد مین
اونمین سے ایک یہہ حدیث ہے عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ النَّبِیُّ مَنِ اغْتَسَلَ ثُمَّ اَتَی
الْجُمُعَۃَ فَصَلّٰی مَا قُدِّرَ لَہٗ ثُمَّ اَنْصَتَ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْ خُطْبَتِہٖ ثُمَّ یُصَلِّیْ مَعَہٗ غُفِرَ لَہٗ مَا
بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْجُمُعَۃِ الْاُخْرٰی وَفَضْلُ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ یعنی ابو ہریرہؓ نے نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی کہ جسنے غسل کیا اور جمعہ مین آیا اور جتنی تقدیر مین تہی نماز
پڑہی اور خاموش رہا خطبہ سے فارغ ہونے تک پہر امام کے ساتھہ نماز پڑہی اوسکے
گناہ بخشے گئے اس جمعہ سے جمعہ گذشتہ تک اور تین دن کے اور زیادہ رواہ المسلم
اے سبحان اللہ خدا اور اوسکے رسول نے ہمکو کسطرح آسانی کے ساتھہ راہ نجات
بتائی مگر وائے ہماری غفلت اور بیخبری پر کہ کچھہ نہین سمجھتے اور طاعت حق نہین
کرتے اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ یعنی اے
اللہ مین سوال کرتا ہون تجہہ سے کہ بخشش گناہونکا اور سلامتی کے امور دین و دنیا و آخرت
مین ۔

سو منو ن کچھہ خدا کا خوف کرو ۔ اے قہر و غضب سے اوسکے ڈرو
حکم اوسکا بجان و دل مانو ۔ خوار و ناچیز اپنے کو جانو

حال گذری سمال اہم کا تم دیکھو
عمل بد کو چھوڑ دو للہ
باتین سب دین کی اختیار کرو
فسق کو چھوڑ کر بنو انسان
بندگی باعث سعادت ہے

مسخ قومین ہوئین ذرا سمجھو
ورنہ پاؤگے عاقبت مین سزا
بس اسی پر جیو اسی پہ مرو
یہی اسلام کا ہے ایک نشان
مومنون کی نماز عادت ہے

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْکَعْ رَکْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَّجْلِسَ یعنی جب کوئی مسجد مین آوے تو دو رکعت بیٹھنے سے پہلے ادا کرے۔ ولے برحال دنکے جو مسجد مین پہونچتی ہی بیٹھ جاتے ہین۔ اور ام ہانی دختر ابی طالب نے روایت کی ہے کہ رسول خدا نے بروز فتح مکہ میرے مکان مین اٹھ رکعت نماز پڑہی اور پہر اوسکے بعد مین نے حضرت کو کبہی نماز چاشت پڑہتے نہین دیکہا۔ اور نووی نے کہا ہے کہ نماز چاشت سنت موکدہ ہے اور کم سے کم چاشت دو رکعتین ہین اور پوری اٹھ اور اوسط چار۔ اور چونکہ حضرت چاشت کی نماز گاہ گاہ مکان مین پڑہا کرتے تھے اس سبب سے جسنے نہ دیکہا اوسنے نماز چاشت سے انکار کیا اور بدعت کہا مگر ہمارے نزدیک اوسکے مستحب ہونے مین کوئی شک نہین اور جمہور علما اوسکے مستحب ہونیکے قائل ہین۔ ابو ہریرہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلعم نے مجہے تین باتون کی وصیت کی ایک ہر ماہ مین تین روزے رکہنا دوم دو رکعت چاشت کی پڑہنا سوم وتر کا پڑہنا قبل سونے کے جنکو عادت تہجد کی نہو ورنہ بعد نماز تہجد کے اور یہی عادت رسول اللہ صلعم کی تہی اور حضرت نماز تہجد مین لمبی قرارت فرمایا کرتے تہے اور نماز تراویح کی نسبت ارشاد نبوی ہے۔

مَنْ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ یعنی جو رمضان کی
رات مین نماز پڑہے ایمان اور ثواب کی راہ سے اوسکے گناہ بخشے جائینگے - اور
ابوہریرہ نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلعم رمضان مین تراویح پڑہنے کے لئے ترغیب
دیتے تہے - اور حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ فرماتی ہین کہ مین نے تین روز تک
رسول اکرم کو مسجد مین جماعت کے ساتہہ تراویح پڑہتے ہوے دیکہا اور روزانہ جماعت مین
ترقی اور کثرت آدمیون کے ہونے لگی آخر کو چوتہے روز حضور نماز تراویح کیواسطے باہر
خوف برآمد نہوے کہ یہ نماز فرض ہو جاے اور عدد رکعات کی نسبت علما کا اختلاف ہے
کوئی اٹہہ رکعت کہتا ہے کوئی بارہ کوئی بیس اور تعداد اخر تک سباح لکہا ہے اور
یہی جاری ہے - اور شب قدر کی نسبت رسول صلعم نے فرمایا ہے کہ اس رات مین جو
جاگتا اور عبادت کرتا ہے اوسکے گناہ بیشمار درگاہ پروردگار سے بخشے جاتے ہین
نماز عیدین کو امام شافعی نے سنت موکدہ کہا ہے اور امام ابوحنیفہ نے واجب رسول خدا
خطبہ سے پہلے دو رکعت عیدین کی پڑہا کرتے تہے اسیطرح نماز استقا پر علما کا اجماع ہے
اور اوسکو سنت کہتے ہین اور صحیحین مین متواتر حدیثین ہین جس سے معلوم ہوتا ہے
کہ حضور نبوی نے دو رکعت استقا ادا کی ہے اور اوسمین تین قسمین ہین اول صرف دعا
بغیر نماز کے دوسرے خطبہ جمعہ مین یا نماز فرض کے بعد دعا کرنا اور یہ اول سے اولی ہے
اور تیسرے دو رکعت ادا کرنا اور دو خطبے پڑہنا اور اوسکے قبل اور بعد صدقہ دینا
روزہ رکہنا توبہ کرنا اور نیکیان اور خیرات کرنا اور استقا کے لئے آبادی سے باہر نکلنا
مستحب ہے کیونکہ اسمین عاجزی اور تواضع پائی جاتی ہے - اور جناب رسالت مآب کسوف
اور خسوف کی نماز بہت طول پڑہا کرتے تہے - اور آپ نے حکم دیا ہے کہ جب تم

گہن دیکھو نماز پڑہو اور اللہ کی بزرگی اور برتری بیان کرو اور دعا کرو اور خیرات کرو
علما کا اسپر اجماع ہے کہ یہ نماز سنت ہے امام شافعی کہتے ہین کہ جماعت کے ساتھہ بھی
پڑہنا چاہیے اور حنفی کہتے ہین کہ فرداً فرداً پڑہین اور طول قرارت باتفاق علما افضل ہے
اور کسوف و خسوف مرادف ہین اور افتاب و مہتاب کے لیے دونون لفظ کا بولنا
صحیح ہے اور بعض کا قول ہے کہ افتاب کے لیے کسوف اور چاند کے لیے خسوف کہنا
چاہیے۔ اور نماز جنازہ کو تمام علمانے فرض کفایہ کہا ہے اور جماعت کے ساتھہ پڑہنا چاہیے
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مرتے وقت جو آنکھہ مردے کی کہلی رہ جاتی
ہے اوسکی یہ وجہہ ہے کہ روح کے پیچھے نگاہ اوسکی لگی رہتی ہے۔ اور امام ابو حنیفہ کے
نزدیک نماز اوس وقت تک نہ پڑہین کہ طلوع و غروب اور کمال افتاب کا وقت رفع
ہو جائے۔ اور لیث نے بھی اوقات نہی مین نماز کو مکروہ کہا ہے۔ اور میت کو اچہا
کفن دینا چاہیے اور اچہے سے یہ مراد نہین ہے کہ اسراف کیا جائے اور بیش قیمت کپڑا
ہو بلکہ مقصود یہ ہے کہ کپڑا پاک اور صاف جسم کے ڈہانکنے کے لایق اور متوسط القیمت ہو۔
اور جنازہ جلد لیکر چلنا مستحب ہے نہ دوڑنا۔ اور جنازہ کا اوٹہانا فرض کفایہ ہے اور اسپر اتفاق ہے
کہ مرد ہی اوٹہائین اگرچہ عورت کا جنازہ ہو۔ اور جو شخص حاضر رہے جنازہ کے ساتھہ نماز تک اوسکو
ایک بڑے پہاڑ کے برابر ثواب ہے اور جو دفن تک حاضر رہے اوسکو دو کلان پہاڑونکی برابر ثواب ہوتا
ہے۔ اور جسکو بعد مرنے کے بخیر یاد کرین یہ علامت جنتی ہونیکی ہے۔ اور جس جنازہ پر چالیس یا چار سے
زائد نمازی جمع ہون اوسکی مغفرت کی امید ہوتی ہے اسکا ذکر حدیث مین بھی آیا ہے اور میت کے لیے صلواۃ
الہول بہت مفید ہے اس سے عذاب قبر مردہ پر کم ہوتا ہے اور ترکیب اوسکی یہ ہے کہ بعد نماز مغرب
دو رکعت کی نیت کرے اور بعد سورہ فاتحہ آیۃ الکرسی ایکمرتبہ اور سورہ الہاکم گیارہ دفعہ اور

سورہ اخلاص گیارہ بار اسی طرح دوسری رکعت پڑھے اور مردہ کو ثواب بخشے اس نماز سے وہ رات اوسپر آسان ہوگی فشار قبر نہوگا بلکہ لکھا ہے کہ اپنے واسطے بھی انسان پڑھ سکتا ہے اس مختصر رسالہ مین ارکان نماز عمداً راقم نے نہین لکھے بہت طول ہو جاتا سوا اسکے مسلمانونکے والدین یا اونکے عزیز و اقارب بچپین مین نماز تعلیم کر دیتے مین اور اردو مین بہت رسالہ چھوٹے بڑے موجود ہین جس سے آدمی استفادہ حاصل کر سکتا ہے اور یہ رسالہ تو مختصر قوم کی تحریک و تحریص یعنی رغبت دلانے اور حرص بڑھانے کیواسطے تحریر کیا ہے تاکہ وہ فوائد نماز سے واقف ہوکر اوسکے پابند ہون

اے خدائے جہان و عالم کل	شاہ کون و مکان و حاکم کل
تو ہے سب کا مسبب الاسباب	کھولدے ہم پہ خیر کے ابواب
خصلت نیک تو ہمین و بدسے	اور بچا ہمکو عادت بد سے
کار بد سے بچا ہدایت کر	نیک کامون مین بہرہ حمایت کر
عمل نیک کے رہین پابند	تاکہ اسلام سب کو آئے پسند
نفس امارہ پر رہین غالب	اور افعال نیک کے طالب
یاد مین تیرے سب رہین مصروف	تاکہ صلحا مین نام ہو معروف
رحم کر عاصیون پہ رب غفور	نور ایمان سے قلب کر معمور
یہی انجم کی ہے دعا دن رات	اہل اسلام تیرے پائین نجات

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

تاریخ طبعزاد المعی زبان مولوی شیخ وارث علی صاحب المتخلص بہ حیران رس سحور ضلع فرخ آباد

حامی دین چو انجم ذی فیض ۔۔۔ زد رقم این رسالہ ممتاز

این کتاب است دربیان نماز	گفت حیران سنش ز روی ہدی

۱۳۱۵ھ

مصنفہ جناب سید فیاض علی صاحب ولد مولف

کچھ شک نہیں کہ ہادی راہ نجات ہے	انجم نے یہ رسالہ لکھا واہ کیا نظیر
آئینہ سرا و کتاب الصلوٰۃ ہے	فیاض نے ز ر د طرب لکھا پھر سال

۱۳۱۵ھ

رسالہ بہت خوب عمدہ لکھا	یہ انجم نے از بہر نفع انام
کتاب الصلواۃ مصحف الحق کہا	لیے سال تاریخ فیاض نے

۱۳۱۵ھ

تمت

در مطبع گلزار ابراہیم طبع شد